REGD No P.67

رجسٹرڈ نمبر پی ۶۷

وکیل المال تحریک جدید قادیان

لیسئ اللہ التمن حمیم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

WEEKLY BADR QADIAN

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد

شمارہ ۳۰

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ
سالانہ -/۶ روپے
ششماہی -/۴ روپے
ممالک غیر -/۸ روپے

فی پرچہ ۱۵ نئے پیسے

۲۷ وفا ۱۳۴۶ھش | ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۸۷ھ | ۲۷ جولائی ۱۹۶۷ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ہالینڈ اور مغربی جرمنی کا دورہ کامیاب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے پروگرام کے مطابق ۲۱ جولائی کو کوپن ہیگن کی مسجد کا افتتاح فرمانا تھا۔ مگر تا حال اس کی تفصیلات موصول نہیں ہوئیں حضور کے سفر یورپ کے سلسلہ میں جو برقی اطلاعات اخبار الفضل میں شائع ہوئی ہیں ان کی تفصیل اس طرح ہے:-

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مورخہ ۱۴ جولائی کو سوئیٹزرلینڈ کے شہر زیورک سے بخیر و عافیت دی ہیگ (ہالینڈ) پہنچ گئے۔ ہیگ کی احمدیہ مسجد میں حضور نے نماز جمعہ پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا جس میں اخباری نمائندے کثیر تعداد میں شریک ہوئے اسی روز ریڈیو سے حضور کا ایک خصوصی انٹرویو نشر ہوا۔

ہمبورگ (مغربی جرمنی) سے مکرم چوہدری محمد علی صاحب ایم۔ اے پرائیویٹ سیکرٹری نے اپنے تار مرسلہ ۱۷ جولائی کے ذریعہ اطلاع دی کہ حضور انور خدا کے فضل سے ہیگ سے بخیریت ہمبورگ (مغربی جرمنی) پہنچ گئے۔

ہیگ سے بھی مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب نے تار دی کہ ہالینڈ میں حضور کا دورہ نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہوگیا ہے حضور کے اعزاز میں جو استقبالیہ (باقی صفحہ ۴ پر)

حضور کی صحت

تازہ ترین اطلاع کے مطابق حضور بمع حضرت بیگم صاحب اور خدام اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت ہیں مسلسل کام۔ تقاریر۔ تقریبات میں شمولیت۔ ملاقاتوں اور سفر کی وجہ سے اگرچہ نیند اور آرام کا وقت بہت کم ملتا ہے لیکن خدا کے فضل سے حضور خوش و خرم ہیں اور حضور کا نورانی چہرہ جس پر ہر وقت تبسم کھیلتا رہتا ہے سرزمین یورپ کو منور کر رہا ہے اور ہر ملنے والا حضور کی شخصیت کی کشش اور اثر کو محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا یہاں تک کہ ایک سوس (Swiss) نے بتایا کہ میں حضور کے قرب کی وجہ سے کشش کی خاص کیفیت محسوس کر رہا تھا۔

(صفحہ ۲ پر)

سفر یورپ

سوئیٹزرلینڈ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات

- استقبالیہ میں حضور کی شرکت ——— حضور کا پر اثر خطاب
- ریڈیو اور ٹیلیویژن پر انٹرویو ——— اخبارات میں حضور کا ذکر

مرتبہ:- مکرم قاضی نعیم الدین احمد صاحب۔ وکالت تبشیر ربوہ

۱۰ جولائی بروز سوموار حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز زیورک (سوئیٹزرلینڈ) پہنچے۔ سوئیٹزرلینڈ میں جماعت احمدیہ کا مشن ۱۹۴۸ء سے قائم ہے۔ اس ملک میں آجکل مشن کے انچارج مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ ہیں۔ ۱۹۶۳ء میں ایک نہایت خوبصورت مسجد بھی تعمیر کی گئی اور اس کا نام مسجد محمود رکھا گیا۔ اس مسجد کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس کا سنگ بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبشر اولاد میں سے حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ نے رکھا۔ اس کا افتتاح ۱۹۶۳ء میں محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جج عالمی عدالت نے فرمایا۔ اس ہر دو مواقع پر انٹرنیشنل پریس نے جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں کو اخبارات میں نمایاں طور پر شائع کیا اور اس مسجد کو عیسائیت کے لئے ایک چیلنج قرار دیا۔

سوئیٹزرلینڈ میں مشن قائم ہونے کے بعد متعدد سوس دوست حلقہ بگوش اسلام ہو چکے ہیں۔ یہاں خدا کے فضل سے ہماری مسجد اور مشن ہاؤس ایک خاص وقار رکھتا ہے۔ سوئیٹزرلینڈ کے تمام معروف اور فعال طبقوں میں ہمارا نام عزت سے لیا جاتا ہے۔ جب بھی کوئی تقریب مسجد میں منعقد ہوتی ہے تو سب سے بڑی مشکل یہ ہوتی ہے کہ لوگ اس میں کس طرح سمائیں گے عمارت مہمانوں سے پُر ہوتی ہے اور کوشش یہ کرنی پڑتی ہے کہ مہمان صرف اندازے کے مطابق ہی آئیں۔ تبلیغ مشن کا یہ تکمیل تغیر ہر مشن میں نظر آتی ہے خصوصاً زیورک میں جہاں سیڑھیوں تک میں لوگ کھڑے ہوتے ہیں حالانکہ مشن ہاؤس بھی کافی وسیع ہے۔

الحمد للہ کہ

قرآن کریم کا ہندی ترجمہ مکمل ہوگیا!!

اس کی طباعت و اشاعت کے مراحل خوش اسلوبی سے طے ہونے کے لئے احباب دعا فرمائیں

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ - قادیان

احباب جماعت کو یہ خبر ان کر مسرت ہوگی کہ کلام پاک کا ہندی ترجمہ خدا تعالیٰ کے فضل سے مکمل ہوگیا ہے الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اب ترجمہ کی نظر ثانی کی جارہی ہے جو سات پارے تک ہوچکی ہے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ ہندی زبان کے ایک ماہر سے بھی نظر ثانی کا کام کروایا جا رہا ہے۔ خدا کرے اب طباعت و اشاعت کے مراحل جلد طے ہوں۔ اور یہ بے نظیر کلام ہم اپنے ہندی دان بھائیوں کی خدمت میں پیش کر سکیں۔ دوست دعا کریں کہ جلد از جلد یہ کام پایۂ تکمیل کو پہنچے اور مخلوق خدا کلام پاک سے فائدہ اٹھا سکے۔

ترجمہ نظارت ہذا کے کارکن مکرم مولوی خورشید احمد صاحب درویش پربھاکر نے دن رات محنت کرکے کیا ہے۔ دوست انکے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس خدمت کو قبول فرمائے اور ان کو بہترین جزا عطا کرے۔

خاکسار مرزا وسیم احمد ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے بااہتمام آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

سوئٹزرلینڈ میں آمد

حضور ۲۸ جولائی بجے ساڑھے آٹھ بجے فرینکفورٹ سے روانہ ہوکر زیورک پہنچے اور حضور کے مبارک قدموں نے ملک سوئٹزرلینڈ کو مشرف فرمایا۔ یہ دوسرا موقع تھا جب خدا کے ایک خلیفہ نے اس سرزمین کو برکت دی۔ اس سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نور اللہ مرقدہٗ ۱۹۵۵ء میں اسے سرفراز فرما چکے تھے۔ ہوائی اڈہ پر محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ مبلغ سوئٹزرلینڈ کی قیادت میں جماعت احمدیہ زیورک، پریس کے شعبہ کے افسر نیز سوس ایئر کی انتظامیہ کے سربراہ کے علاوہ بہت سے سوس مسلمان حضور کے استقبال کے لئے موجود تھے جنہوں نے گہرے جذبات محبت و عقیدت کے ساتھ حضور کا پُرتپاک خیر مقدم کیا۔ جہاز سے اُتر کر حضور ہوائی اڈہ کے اس کمرہ میں تشریف لے گئے جو معززین کے لئے مخصوص ہوتا ہے۔ یہاں حاضرین سے مختصر تعارف کرایا گیا اور ایک انٹرویو دینے کے بعد حضور "مسجد محمود" تشریف لے گئے۔ یہ مسجد اس تثلیث کے صحرا میں سرسبز نخلستان کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہاں سے اس تثلیث کدہ میں ایک خدا کا پرچار ہوتا ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر نے حضور کو مسجد دکھائی۔ اس مسجد میں ایک سبز گنبد ہے اور یہ اس طرز پہ بنایا گیا ہے کہ اس سے دن کو کمرہ روشن رہتا ہے۔ اور رات کو سارا گنبد اپنی سبز روشنی سے جگمگا اٹھتا ہے اور دیکھنے والوں کے لئے توجہ اور دلچسپی کا باعث ہوتا ہے۔ اس کشش کے باعث بہت سے لوگ مسجد کی زیارت کے لئے آتے ہیں اور اسلام کے متعلق معلومات بھی حاصل کرتے ہیں۔

استقبالیہ میں شرکت

رات کو آٹھ بجے حضور کے اعزاز میں استقبالیہ ترتیب دیا گیا۔ معززین شہر ساڑھے سات بجے ہی آنے شروع ہوگئے اور دیکھتے ہی دیکھتے ہال حاضرین سے کھچا کھچ بھر گیا۔ اس تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو ڈاکٹر محمد حمودی الجاسم پی۔ ایچ۔ ڈی، اٹارنی جنرل عراق نے کی۔ آپ ایک مشہور ماہر قانون دان اور مصنف ہیں۔ ان کے بعد جناب سوائت اٹیپسم (انجینیئر) نے جرمن زبان میں تقریر کی اور نہایت دردمندانہ اپیل کی کہ یورپین ممالک میں رہنے والے مسلمانوں کو دینی تعلیم سکھلا کر اور تربیت کرکے ان کی مدد فرما دیں اور حضور سے عرض کی کہ یورپین مسلمان بچوں کی تربیت اور دینی تعلیم کی ذمہ داری جماعت احمدیہ سنبھال لے ورنہ ڈر ہے کہ مغربی تمدن کے زیر اثر کہیں یہ بچے ضائع نہ ہو جائیں اور عیسائیت کی آغوش میں نہ چلے جائیں۔ ان کے بعد مکرم ذوالفقار ریاسیچ جرنلسٹ یوگوسلاویہ نے تقریر کی۔ اور کہا کہ جماعت احمدیہ ہی واحد جماعت ہے جو ساری دنیا میں اسلام کی اسی رنگ میں خدمت کر رہی ہے جس طرح کہ خلافت راشدہ کے زمانہ میں ہوئی۔ انہوں نے مزید کہا کہ مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ اپنے ذاتی نمونے سے بھی اسلام اور مسلمانوں کی بے حد خدمت کر رہے ہیں ان کی تقریر کا ترجمہ محترم ڈاکٹر محمد اسمٰعیل حسن صاحب نے کیا۔ مسٹر کمال فول مارک اور چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ کی تقاریر کے بعد حضور نے حاضرین سے خطاب فرمایا کہ بچوں کی تعلیم و تربیت کا مسئلہ بہت اہم ہے اور اس کی طرف پوری توجہ دینے کی ضرورت ہے اس لئے ضروری ہے کہ اس ملک کے مسلمان آپس میں مل کر مشورہ کریں اور ایسے ذرائع اختیار کریں جن کے نتیجہ میں بچے قرآن کریم کو پڑھنے اور سمجھنے لگیں۔ قرآن کریم ایک عظیم نور ہے اور جس طرح بڑوں کے دلوں کو منور کرتا ہے اسی طرح ہی بچوں کے دلوں کو بھی نور بخشتا ہے۔

حضور نے اپنے خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ اسلام صلح و آشتی کا مذہب ہے وہ صلح کو قائم کرتا ہے اور امن کی فضا پیدا کرتا ہے۔ اسلام انسان کا انسان سے تعلق پیدا کرتا ہے بلکہ پھر اس سے بھی بڑھ کر انسان کا تعلق خدا سے بھی پیدا کرتا ہے۔ اسلام کی تعلیم طاقت کے جائز و بے جا استعمال کو جائز قرار نہیں دیتی بلکہ اسلام نے طاقت کے استعمال کی صرف اس وقت اجازت دی ہے۔ جب کوئی یا مذہبی آزادی کو سلب کرنے کے لئے مسلمانوں پر حملہ ہو۔ اسلام کے بانی نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے تیرہ سال تک مکہ میں انتہائی دکھ اور تکالیف کے دن گزارے لیکن کسی پر زیادتی یا ظلم نہیں کیا مگر جب ظلم اپنی انتہا کو پہنچ گیا اور مخالفین نے اسلام کو تلوار کے زور سے مٹانا چاہا تب مسلمانوں کی کمزوری کے باوجود ان کو تلوار کے مقابلہ پر تلوار اٹھانے کی اجازت دی گئی۔ حضور نے فرمایا جہاد کے جو معنی یورپ کے مستشرقین کرتے ہیں وہ غلط ہیں جہاد کے اصل معنی ہیں تمام بنی نوع انسان کی خوشی کے لئے جدوجہد کرنا، اپنے نفس کو شیطان کے اثر سے بچانا اور پوری کوشش سے اسلام کی تعلیم کو حاصل کرنا۔ حضور نے فرمایا یہ جو حاضرین یہاں بیٹھے ہیں یہ بھی آپ نے ایک طرح کا جہاد کیا ہے۔ اور اس پر آپ پر کوئی جبر نہیں کیا گیا ہے۔

اسلام کو کسی طاقت کے استعمال کی ضرورت نہیں اس کے پاس تو وہ عظیم الشان غیر مادی اور روحانی ہتھیار موجود ہیں جن کا مقابلہ دنیا کی کوئی طاقت بھی نہیں کر سکتی۔ یہ دلائل کے ہتھیار ہیں آسمانی نشانوں کے ہتھیار ہیں ان آسمانی نشانوں کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ بانی سلسلہ احمدیہ نے بیشمار پیشگوئیاں کی ہیں جن میں سے بہت سی پوری ہو چکی ہیں۔ اور بہت سی پوری ہونی باقی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی ہے کہ روس جس کا یہ اعلان ہے کہ وہ خدا کا نام صفحۂ ہستی سے مٹا دے گا بالآخر حق کی طرف رجوع کرے گا اور وہاں کے بسنے والوں کی اکثریت اسلام کی قائل ہو جائے گی اور دنیا کے محسن اعظم حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پیار کرنے لگے گی (انشاء اللہ) گو آج یہ بات ناممکن نظر آتی ہے لیکن میرا دل اسے سچا سمجھنے پر مجبور ہے کیونکہ ایسی ہی ناممکن نظر آنے والی باتیں پہلے بھی بتائی گئی تھیں اور وہ پوری ہوگئی تھیں۔

اس استقبالیہ میں دیگر معززین کے علاوہ سوئٹزرلینڈ کی صوبائی اور مرکزی اسمبلی کے رکن غیر ملکی وزراء اور سات ملکوں کی سفارتی نمائندے بھی شامل ہوئے استقبالیہ میں شامل ہونے والے اصحاب میں سے چند ایک کے نام یہ ہیں:-

۱۔ علی جیتین یزرگان (انجینیئر) ۲۔ مسٹر نذر زا الیخم ڈلستباخ ۳۔ جوکس پالی کامس ۴۔ مس لطورینس ڈارڈلی۔ یہ فرانسیسی سوئس ہیں۔ علم طب کی طالبہ ہیں اور اسلام کا مطالعہ کر رہی ہیں ۵۔ مس بیبی ڈیوشتورڈزکٹ (انجینیئر) ۶۔ بی ڈیوڈونلو (انجینیئر) ۷۔ ورنر جیں اہرن پیرگر ۸۔ نصرت جہاں اسامی (واحدی سوئس) ۹۔ ہانس کاسن (مشہور سوئس سیاح ان کا مشن سے پرانا تعلق ہے) ۱۰۔ مصطفیٰ گرکاتلی (ریفائری) ۱۱۔ سربرپوٹ ہار (سوئس شاعر) ۱۲۔ حامد جیلانی (پاکستانی الیکٹریکل انجینیئر) ۱۳۔ صاحبزادہ میر احمد الدین علی خان (رئیس نظام حیدرآباد کے عزیز) ان۔ بن۔ سے۔ بی۔ سے۔ ایں۔ ۱۴۔ اخوان کوبک لی۔ (باقی صفحہ ۱۱ پر)

مدینۃ المسیح قادیان کی خبریں!

قادیان ۲۵ر جولائی محترم مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل بخیر و عافیت ہیں۔ مورخہ ۲۱ر جولائی کو جمعہ آپ نے پڑھایا اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ایک پرانا خطبہ جس میں نمازوں کے التزام کی طرف متوجہ کیا گیا ہے پڑھ کر سنایا۔

۲۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ اور بچگان بفضلہ خیریت سے ہیں البتہ محترمہ بیگم صاحبہ کو گذشتہ جمعہ کے روز پتہ دکھال بلیڈ میں شدید درد دوپہر کے وقت شروع ہوئی ٹمپریچر بھی ہوگیا پتہ متورم ہوگیا۔ دو روز بعد ٹمپریچر نارمل ہوگیا لیکن پتہ میں ابھی ورم باقی ہے۔ طبیعت بحال ہونے پر امرتسر سے جاکر ایکسرے کرایا جائیگا۔ پانچ سال قبل بھی یہ تکلیف ہوگئی تھی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کے تفکرات سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

۳۔ عرصہ دو ڈھائی ماہ سے مکرم مولوی منظور احمد صاحب گھنو کے درویش سخت بیمار چلے آ رہے ہیں پہلے بخار رہا کچھ روز افاقہ رہا مگر پھر طبیعت خراب ہوگئی مقامی طور پر علاج معالجہ ہوتا رہا لیکن خاطر خواہ فائدہ نہ ہونے کی وجہ سے امرتسر دی جے ہسپتال داخل کرایا گیا ہے تاحال بیماری کی صحیح طور پر تشخیص نہیں ہو سکی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے درویش بھائی کو اپنے فضل سے جلد صحتیاب فرمائے اور خدمت دین کی توفیق دے۔

۴۔ مکرم ماسٹر بشارت احمد صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام سکول قادیان کی بچی منصورہ بیگم بھی پیٹ میں درد کے باعث ریوہ سے بیمار چلی آتی ہے عزیزہ کے والدین بہت فکرمند ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ منصورہ کو بھی صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔

۵۔ حضرت بھائی شیر محمد صاحب (صحابی) کی طبیعت پہلے کی نسبت خفیف طور پر بہتر ہے کامل شفایابی کیلئے دعا فرمائی جائے۔

۶۔ ہفتہ زیر اشاعت میں تین غیر مسلم دوست مع فیملیز قادیان کے مقامات مقدسہ کی زیارت کے لئے قادیان تشریف لائے لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تینوں خاندانوں کی حسب موقع خدمت و تواضع کی گئی۔

۷۔ جملہ درویشان بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں ہفتہ زیر اشاعت قادیان کا مطلع بیشتر ایام میں ابر آلود رہا صرف ایک روز معمولی ترشح ہوا گو گرمی کی شدت میں کافی افاقہ ہے تاہم کسی کسی وقت حبس ہو جاتا ہے۔

میرے سفر یورپ کا مقصد اہل یورپ کو یہ پیغام دینا ہے

کہ

وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو کر اپنے آپ کو تباہی سے بچا لیں!

دوست خصوصیت سے دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اس مقصد کو پورا کرے اور اس سفر کو غیر معمولی طور پر بابرکت بنائے

قرآن کریم پڑھانے کی طرف بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے

تحریک جدید دفتر سوم میں ہر احمدی کو حصہ لینا چاہیئے۔ چندہ وقف جدید میں ہر احمدی بچہ حصہ لے

سفر یورپ پر تشریف لے جانے سے پہلے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبات جمعہ میں احباب جماعت کو چند نہایت ضروری امور کی طرف توجہ دلائی تھی۔ ذیل میں احباب جماعت کی یاد دہانی کے لئے حضور ہی کے الفاظ میں یہ امور پیش کئے جاتے ہیں۔

وہ پیغام جو حقیقتاً خدا کا پیغام ہے جسے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دنیا ایسے بھول چکی تھی اور اب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل کی حیثیت سے دنیا پر ظاہر ہوتے وہ پیغام دنیا کو پہنچایا۔ اسی غرض سے آپ کی بعثت ہوئی تو یہ پیغام صحیح طور پر اور ایسے رنگ میں کہ وہ قومیں اس پیغام کو سمجھنے لگیں ان تک پہنچانا اس سفر کی غرض ہے اور یہی ایک مقصد ہے تو اللہ تعالیٰ اگر توفیق دے تو ایسے رنگ میں ان کو پیغام پہنچا دیا جائے کہ ان پر اتمام حجت ہو جائے کیونکہ جب تک کسی قوم پر اتمام حجت نہ ہو وہ انذاری پیشگوئیاں پوری نہیں ہوا کرتیں جو ان کے انکار کی وجہ سے ان کے حق میں خدا تعالیٰ نے قبل از وقت اپنے رسول کو دی ہوں تو خدا کرے کہ وہ انذار و تنبیہہ وہ جھنجھوڑنا میرے لئے ممکن ہو جائے یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیغام کا پہنچانا صحیح رنگ میں اور موثر طریق پر ممکن ہو جائے تاکہ یا تو وہ اسلام کی طرف مائل ہوں ایک خدا کو ماننے لگیں توحید کو پہچاننے لگیں۔ اللہ تعالیٰ کو ایک اپنی ذات میں اور ایک اپنی صفات میں سمجھنے لگیں جس رنگ میں کہ اسلام نے اللہ تعالیٰ کو دنیا کے سامنے پیش کیا ہے اور یا پھر ایسے رنگ میں ان پر اتمام حجت ہو جائے کہ وہ انذاری پیشگوئیاں جن کو پڑھ کر رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں اور جن کا تعلق تمام منکرین اسلام سے ہے اور جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دی ہیں وہ اتمام حجت کے بعد ان کے حق میں پوری ہوں۔ تا اسلام اور مذاہب عالم کے درمیان جو فیصلہ ہونا مقدر ہے وہ جلد ہو جائے اور دنیا یا تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رحمت کے سایہ میں آکر بچ جائے یا خدائی قہر کی تپش میں جا کر ہلاک ہو جائے اور اس قضیہ کا فیصلہ ہماری زندگی میں ہی ہو جائے کہ اسلام ہی سچا مذہب ہے۔

"وہ ان دنوں خاص طور پر دعا کریں کہ اگر یہ سفر مقدر ہو تو اللہ تعالیٰ پوری طرح اسے بابرکت کر دے اور زیادہ سے زیادہ فائدہ اسلام کو اس سفر کے ذریعہ سے ہو۔ اور اس عاجز اور کمزور انسان کی زبان میں ایسی برکت اور تاثیر رکھے کہ خدا کی توحید کے جو بول بھی وہاں بولوں وہ لوگوں کے دلوں پر اثر کرنے والے ہوں اور میری بے برکت اور بے سکون کا اثر ان کے اوپر ہو اور ان کے دل اپنے رب کی طرف قرآن کریم کی طرف اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف اور اسلام کی طرف متوجہ ہونے لگیں اور غفلت کے جو پردے ان کی آنکھوں اور ان کے دلوں اور ان کی عقلوں پر پڑے ہوئے ہیں خدا ان پردوں کو اٹھا دے اور خدا کا حسن اور اس کا جلال نمایاں ہو کر ان کی آنکھوں کے سامنے بصارت اور بصیرت کے سامنے چمکنے لگے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا حسین چہرہ ان کے سامنے کچھ اس شان کے ساتھ ظاہر ہو جائے کہ وہ تمام دوسرے حسنوں کو بھول جائیں اور اسی کے ہو کر رہ جائیں"

(الفضل ۱۷ جولائی ۱۹۶۷ء صفحہ ۲-۳ کالم ۱)

میں نے جماعت کی توجہ اس طرف پھیری تھی اور تلقین کی تھی کہ وہ قرآن کریم کے پڑھنے پڑھانے کی طرف بہت توجہ کریں۔ جماعت کو یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ احمدیت کی ترقی اور اسلام کا غلبہ اس بات پر منحصر ہے کہ ہم خود کو بھی اور اپنے ماحول کو بھی قرآن کریم کے انوار سے منور کریں۔ اور منور رکھیں۔ اگر ہم ایسا نہ کریں تو ایک طرف ہم اپنے نفسوں پر اور اپنی نسلوں پر ظلم کر رہے ہوں گے اور دوسری طرف ہم عملاً اس بات میں شیطان کے ممد بن رہے ہوں گے کہ اسلام کے غلبہ میں التوار پڑ جائے پس یہ ایک نہایت ہی اہم فریضہ ہے جسے ہم میں سے ہر ایک نے ادا کرنا ہے۔

باہر سے جو اطلاعات آ رہی ہیں ان سے جہاں یہ پتہ چلتا ہے کہ بعض جماعتیں اور بہت سی جماعتوں کے افراد قرآن کریم کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں اور قرآن کریم کی عملاً وہ تلاوت کر رہے ہیں جو قرآن کریم کا حق ہے لیکن اس کے ساتھ ہی بعض جماعتوں کے متعلق یہ رپورٹ ہے کہ وہ اس اہم فریضہ کی طرف متوجہ نہیں ہو رہے اور قریباً ہر جماعت کے بعض افراد کے متعلق یہ اطلاع ہے کہ وہ اس فریضہ کی اہمیت کو ابھی تک سمجھ نہیں رہے ہیں۔ تو آج مختصر الفاظ میں پھر اپنے بھائیوں کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں اس بات کی طرف کہ یہ کوئی معمولی چیز نہیں۔ یہ کوئی معمولی کام نہیں۔ یہ کوئی معمولی فریضہ نہیں جو میں نے آپ کے سامنے رکھا ہے اور جس کی طرف آپ کو میں نے توجہ دلائی ہے بلکہ فرائض میں سے ایک بنیادی فریضہ ہے اگر ہم یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ قرآن کریم کی شریعت آخری شریعت ہے ایک کامل اور مکمل شریعت ہے جس

کے بعد کسی دوسری شریعت کی ضرورت ہمارے لئے باقی نہیں رہتی تو پھر ہم کس چیز کا انتظار کر رہے ہیں جو ہمیں اپنے رب کی طرف سے ملنا تھا وہ مل چکا۔ اگر ہم خدا کے اس عطیہ کی قدر نہ کریں تو ہم بڑے ہی ظالم ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے غضب کو اپنے اوپر وارد کرنے والے ہوں گے۔

پس

اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے

خود بھی قرآن پڑھیں اور اپنے بچوں کو بھی قرآن پڑھائیں۔ خود بھی قرآن کریم کے معنے سیکھیں اور آئندہ نسل کو بھی قرآن کریم کے معنے سکھائیں۔ خود بھی قرآن کریم کی تفسیر سیکھنے کی کوشش کریں اور بہترین تفسیر اس وقت ہمارے ہاتھ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی تفسیر ہے تو خود بھی قرآن شریف کی تفسیر سیکھنے کی کوشش کریں اور اپنے بچوں کے دل میں محبت پیدا کریں کہ وہ قرآن کریم کے علوم اور اس کے معارف اور اس کے دلائل اور اس کی برکات سے آگاہ ہوں اور فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔

اس سلسلہ میں میں سمجھتا ہوں کہ

احمدی مستورات پر بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے

کیونکہ چھوٹے بچوں کی نگرانی کا کام ان کے ذمہ ہے پھر وہ ماں جو قرآن کریم پڑھنا جانتی ہے مگر اپنے بچوں کو پڑھاتی نہیں وہ ایک ظالم ماں ہے اور ہر وہ ماں جو قرآن کریم کے معنی جانتی ہے مگر اپنے بچوں کو معانی نہیں سکھاتی وہ قرآن کریم کی قدر نہیں کر رہی۔ قرآن کی قدر کو پہچانتی نہیں اور ان روحانی نعمتوں اور برکات سے خود کو بھی محروم کر رہی ہے اور ہر وہ ماں جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے قرآن کریم کے اسرار روحانی سمجھنے کی توفیق عطا کی ہے اگر وہ ان اسرار روحانی کو اپنی نسل میں آگے نہیں چلاتی اس سے زیادہ ظلم کرنے والی کوئی ماں نہیں ہے

دوسری اور تیسری چیز جس کی طرف آج میں دوستوں کی توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ

تحریک جدید کا دفتر سوم اور وقف جدید

ہیں جو بچوں میں تحریک کی گئی تھی یہ دو باتیں ہیں۔

دفتر سوم کی طرف ابھی جماعت نے ابھی پوری توجہ نہیں دی۔ ہزاروں احمدی ایسے ہیں جو تحریک جدید میں حصہ نہیں لے رہے اور ان میں سے بڑی بھاری اکثریت ہماری احمدی مستورات کی ہے جیسا کہ دفتر کی طرف سے مجھے بتایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ جماعت میں ہزاروں احمدی بہنیں ایسی ہیں اور ہزاروں احمدی بچے اور نوجوان ایسے ہیں اور ہزاروں احمدی بالغ مرد ایسے ہیں جنہوں نے ابھی تک تحریک جدید کی اہمیت کو سمجھا ہی نہیں اور اس کی برکات سے وہ واقف ہی نہیں اسلام کی ضرورتوں سے وہ آگاہ ہی نہیں۔ ان ضرورتوں کے پیش نظر ان پر جو ذمہ داری عائد ہوتی ہے وہ اس سے غافل ہیں۔

پس تحریک جدید کے دفتر سوم کی طرف خصوصاً احمدی مستورات اور عموماً وہ تمام احمدی مرد اور بچے اور نوجوان جنہوں نے ابھی تک اس طرف توجہ نہیں کی وہ اس طرف متوجہ ہوں اور اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے کی کوشش کریں

میں نے یہ کہا تھا کہ وقف جدید میں

اگر ہمارے بچے دلچسپی لینے لگیں

اور صحیح معنوں میں دلچسپی لینے لگیں تو میں سمجھتا ہوں کہ وقف جدید کا سارا مالی بار ہمارے بچے بڑی آسانی سے اپنے کندھوں پر اٹھا سکتے ہیں۔

یہ جو ذمہ داری میں نے وقف جدید کے سلسلہ میں احمدی بچوں پر ڈالی تھی جماعت کے احمدی بچوں میں سے ابھی ۲۰ فیصدی بمشکل ایسے ہیں جنہوں نے اپنی ذمہ داری کو سمجھا ہے اور اس کی ادائیگی کی کوشش کر رہے ہیں باقی

اسّی فیصدی بچے جماعت کے ایسے ہیں

کہ جو اپنی ذمہ داری کو نہیں سمجھ رہے ہیں اور اس کے نتیجہ میں اس کی ادائیگی کی طرف بھی متوجہ نہیں ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ جماعت کے اسّی فیصدی باپ اور جماعت کی اسّی فیصدی مائیں ایسی ہیں جنہیں یہ احساس ہی نہیں ہے کہ انہوں نے اپنے بچوں کے لئے خدا کی رضا کی جنت کو کس طرح پیدا کرنا ہے۔ کیا آپ اس بات کو پسند کریں گی اے احمدی بہنو! اور کیا آپ اس بات کو پسند کریں گے اے احمدی بھائیو! کہ آپ کو تو خدا کی رضا کی جنت نصیب ہو جائے لیکن آپ کے بچے اس جنت کے دروازے سے دھتکارے جائیں اور دوزخ کی طرف ان کو بھیج دیا جائے۔ یقیناً آپ میں سے کوئی بھی اس بات کو پسند نہیں کرے گا جب آپ ان چیزوں کو پسند نہیں کرتے تو پھر آپ ان ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کیوں نہیں ہوتے۔ پس اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور بچوں کے دلوں میں دین کی راہ میں قربانیاں دینے کا شوق پیدا کریں۔

ہماری جماعت میں امیر بھی ہیں اور غریب بھی ہیں میں یہ نہیں کہتا کہ ہر بچہ اٹھنی دے مگر میں یہ ضرور کہتا ہوں کہ

ہر بچہ جتنا دے سکتا ہے ضرور دے

اگر وہ دھیلا دے سکتا ہے۔ اگر وہ ایک پیسہ دے سکتا ہے اگر وہ ایک آنہ دے سکتا ہے۔ دونی دے سکتا ہے۔ چونی دے سکتا ہے تو اتنا اس کو ضرور دینا چاہیئے۔ ورنہ آج اس کے دل میں اسلام کی محبت کا وہ بیج نہیں بویا جائے گا جو بڑے ہو کر درخت بنتا اور شیریں پھل لاتا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا جرمنی کا دورہ

(بقیہ صفحہ اول)

دیا گیا۔ اس میں کثرت سے معززین نے شرکت کی۔ ہفتہ کی شام کو جماعت احمدیہ ہالینڈ کو حضور کی معیت میں کھانا تناول کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا اپنا گرامی نامہ جو نیورک سے تحریر کردہ بنام محترم میر داؤد احمد صاحب قائم مقام وکیل الاعلیٰ ربوہ میں حضور نے خواہش کی ہے کہ دوستوں کو دعا کے لئے تاکید کر دی جائے۔ اور فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے اچھے نتائج پیدا فرماتے اور اہل یورپ کو ہماری زندگیوں میں حلقہ بگوش اسلام کرے۔

تمام احباب حضور کے سفر کی کامیابی اور بابرکت ہونے کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

درخواست دعا۔ میری نواسی عزیزہ صادقہ کو پیٹ کے اپریشن کے بعد کراچی میں پہلا لڑکا پیدا ہوا ہے۔ عزیزہ ۱۳ر جولائی سے اب تک بے ہوش ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ مولا کریم عزیزہ کو صحت کاملہ عطا فرما دے۔ اور اس کی عمر دراز ہو۔

خاکسار حاجی عبد الکریم عفا عنہ
از کراچی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا سفرِ یورپ

ربوہ سے کراچی ۔ کراچی میں حضور کی مصروفیات ۔ براستہ تہران فرانکفورٹ

• فرانکفورٹ میں حضور کی مصروفیات • شہر کے معززین سے ملاقاتیں • تین افراد کا قبولِ اسلام

• استقبالیہ حضور کی شرکت • عیسائیوں کو دعوتِ مقابلہ • اخبارات میں حضور کی آمد کا ذکر

مرتبہ مکرم قاضی نعیم الدین احمد صاحب ۔ وکالت تبشیر ربوہ

مورخہ ۶ر جولائی کو ربوہ سے ہزارہا احباب جماعت نے اپنے پیارے امام کو والہانہ محبت اور عقیدت کے گہرے جذبات اور دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا ۔

ربوہ سے کراچی تک تمام بڑے بڑے اسٹیشنوں پر بلکہ بعض چھوٹے چھوٹے اسٹیشنوں پر بھی بکثرت احمدی افراد نے اپنے امام کا استقبال کیا اور حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے کے لئے ریلوے اسٹیشنوں پر تنظیم کے ساتھ قطاریں باندھ کر حاضر ہوتے رہے حضور سخت گرمی اور تھکان کے باوجود اپنے غلاموں کو ملاقات کا شرف بخشتے رہے اور ملاقاتوں کا یہ سلسلہ رات کو بھی جاری رہتا رہا ۔ جگہ جگہ مختلف اسٹیشنوں پر حضور قیمتی نصائح سے احباب کو نوازتے رہے خصوصیت سے حضور نے قرآن کریم کے پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی اور اس طرح بروز جمعہ ۸ر جولائی کی دوپہر کو کراچی پہنچے ۔ الحمد للہ علیٰ ذالک ۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جمعہ کی نماز احمدیہ ہال میگزین لین میں پڑھائی ۔ خطبہ جمعہ میں اپنے سفرِ یورپ کی غرض و غایت کو واضح فرمایا ۔ نمازِ جمعہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے اجتماع انصار اللہ کراچی کا افتتاح فرمایا ۔ اور اپنی تقریر میں قرآن کریم کے سیکھنے اور اس پر عمل کرنے پر زور دیا ۔

اگلے روز ۸ر جولائی کو صبح چار بجے حضور ہوائی اڈے کیلئے روانہ ہوئے ۔ سینکڑوں احمدی مستورات اور مرد الوداع کہنے کے لئے ہوائی اڈہ پر موجود تھے اور اس طرح دلی دعاؤں کے ساتھ یہ چھوٹا سا قافلہ عازم یورپ ہوا ۔

سو سلامت روی و باز آئی

طہران کے ہوائی اڈے پر جماعت کے افراد تشریف لائے ہوئے تھے ۔ محمود الفضل صاحب صابر کی قیادت میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور زیارت حاصل کی ۔ اور اس طرح ایران کے احمدی دوستوں کو بھی حضور سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا ۔ طہران کے احباب سے اس مختصر سی ملاقات کے بعد جہاز اپنے سفر کے لئے چل پڑا ۔

فرانکفورٹ میں جہاز ٹھیک وقت پر پہنچا ۔ مولوی فضل الٰہی صاحب انوری مبلغ فرانکفورٹ کی قیادت میں جماعت فرانکفورٹ حضور کے استقبال کیلئے موجود تھی ۔ اس موقعہ پر چوہدری عبد اللطیف صاحب مبلغ جرمنی اور چوہدری اشتاق احمد صاحب باجوہ مبلغ سوئٹزرلینڈ بھی حضور کے استقبال کے لئے ہوائی اڈہ پر آئے ہوئے تھے ہوائی اڈہ سے حضور سیدھے مشن ہاؤس تشریف لے گئے ۔ اس موقعہ پر مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے جو تار دی ہے اس میں حضور کا یہ پیغام درج کیا ہے ۔

”حضور نے سب دوستوں کو
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ
فرمایا ہے اور دعا فرماتے ہیں
کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جہاں
جہاں کہیں ہوں اسلام اور
احمدیت کے حقیر ، ان تھک
اور بے غرض اور مخلص خادم
بنائے اور حسنات دارین کا
وارث بنائے ۔“ آمین ۔

پروگرام کے مطابق آٹھ اور ۹ جولائی کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قیام فرینکفورٹ میں تھا ۔ فرینکفورٹ مغربی جرمنی کا ایک مشہور شہر ہے اور آبادی کے لحاظ سے جرمنی کا چھٹا بڑا شہر ہے ۔ جرمنی کا سب سے بڑا بین الاقوامی ہوائی اڈہ بھی فرینکفورٹ ہی ہے ۔

جرمنی میں ہمارا مشن باقاعدہ طور پر ۱۹۴۹ء میں قائم ہوا تھا ۔ ۱۹۵۷ء میں ہمبرگ کے مقام پر مسجد بھی تعمیر ہو گئی جس سے پانچ وقت خدا کی توحید اور اسلام کی منادی ہوتی ہے ۔ ۱۹۵۹ء میں فرینکفورٹ میں بھی باقاعدہ مشن اور مسجد تعمیر کی گئی ۔ اس وقت جرمنی میں ہمارے تین مشن ہمبرگ فرینکفورٹ اور نیورمبرگ میں موجود ہیں ۔ ہمبرگ میں مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب مبلغ انچارج اور بشیر احمد صاحب شمس تبلیغ کا فریضہ ادا کر رہے ہیں ۔ فرینکفورٹ میں مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری مقیم ہیں اور نیورمبرگ میں ہمارے ہردلعزیز بھائی مکرم محمود ظفر صاحب مصروف عمل ہیں ۔

فرینکفورٹ کی مسجد اور مشن ہاؤس نہایت پُر فضا جگہ میں واقع ہے ۔ میلوں تک صحت افزا مقام کی طرح صاف اور خوشگوار ماحول ہے ۔ چونکہ مسجد کے ساتھ ہی فرینکفورٹ کی پُرکشش سیر گاہ ہے ۔ اس لئے اس خلیفہ کدہ میں یہ واحد مسجد سیر کرنے والوں اور سیاحوں کی توجہ کا مرکز بنی رہتی ہے ۔

فرینکفورٹ میں حضور کی مصروفیات

فرینکفورٹ میں حضور کا وقت بہت ہی مصروف گزرا ۔ قبل اس کے کہ حضور کی مصروفیات کا ذکر کیا جائے یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ حضور کا پیغام جو مکرم چوہدری محمد علی صاحب پرائیویٹ سیکرٹری نے ارسال کیا ہے درج کیا جائے ۔ چوہدری صاحب موصوف تحریر فرماتے ہیں :

”حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا محبت بھرا سلام تمام احباب تک پہنچا دیں اور کہیں کہ اس سفر کیلئے جو خالصتاً اللہ تعالیٰ کی خاطر اور اس کے دین کی خدمت کے لئے اختیار کیا گیا ہے خصوصیت سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر جہت سے اسے بابرکت کرے اور یورپ کے رہنے والوں کو جو مادی تفوق اور ترقی کے باعث بے روح مشین بن کر رہ گئے ہیں ۔ انسانیت کی صحیح روح سے آشنا کرے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حلقہ بگوش غلام بنائے ۔ آمین “

ملاقاتیں

آج (۹ر جولائی) کا سارا دن حضور بے حد مصروف رہے ۔ صبح ہی سے انفرادی ملاقاتیں شروع ہو گئیں ، اور ان ملنے والے احباب میں وہ عرب دوست بھی شامل تھے جو محض حضور کی زیارت سے مشرف ہونے کیلئے فرینکفورٹ پہنچے تھے اٹلی کے ایک مخلص اور عالم دوست ڈاکٹر Italo Chiussi جو پیپال کی ایک کمپنی کے ڈائریکٹر ہیں ۔ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تین عالمانہ تصانیف حضور کی خدمت میں تحفۃً پیش کیں ۔ یہ دوست جرمن ۔ فرانسیسی ۔ سپینش ۔ انگریزی ۔ اسپرانٹو ۔ ڈینش اور اٹیلین زبانوں کے ماہر ہیں اور جس طرح انگریزی پر سلط ہیں ویسی ہی مہارت دوسری زبانوں میں رکھتے ہیں ۔ اس لئے امید ہے کہ انشاء اللہ ان کا وجود سلسلہ اور اسلام کے لئے نہایت مفید ثابت ہوگا ۔ یہ آج کل اسپرانٹو میں قرآن کریم کا ترجمہ کر رہے ہیں ۔ بیس پارے مکمل ہو چکے ہیں ۔ یہ انشاء اللہ ایک بھاری کارنامہ ہوگا کیونکہ جیسا کہ انہوں نے بیان کیا ہے یہ خصوصیت صرف قرآن کریم کو حاصل ہوگی کہ اس بین الاقوامی زبان میں کلام اللہ کا ترجمہ ہو کیونکہ قرآن کریم ہی ایک بین الاقوامی آسمانی صحیفہ ہے ۔

برازیل (جنوبی امریکہ) کے ایک زیرِ تبلیغ غیر از جماعت دوست حضور کی خدمت میں یہ عرض لے کر پہنچے کہ خدا کے لئے برازیل اور ارجنٹائن کے مسلمانوں کو تباہ ہونے سے بچا لیجئے وہاں کے مسلمان رفتہ

عیسائی لڑکیوں سے اور مسلمان لڑکیاں عیسائی لڑکوں سے شادیاں کر رہے ہیں کی وجہ سے ڈر ہے کہ ایک نسل کے بعد ہی کہیں اسلام ختم نہ ہو جائے۔ نیز انہوں نے عرض کی کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے قرآن کریم کی جو تفسیر شائع ہوئی ہے اس کا ملخص ایک جلد میں فوری شائع کیا جائے۔ نیورمبرگ سے مسٹر ہیو فریڈرک (احمدی مبلغ) مع اہلیہ حضور کے استقبال کے لئے فرینکفورٹ آئے تھے۔ آج شام اجازت لے کر واپس چلے گئے۔ یہ ملاقاتیں قریباً ڈیڑھ بجے ختم ہوئیں۔

بیعتیں

ملاقاتوں کے بعد تین بیعتیں ہوئیں۔ ڈبلیو ہلز صاحب (W. Hilzle) جن کا اسلامی نام حضور نے ناصر محمود رکھا ہے جرمنی کے رہنے والے ہیں۔ ان کے بعد ملک شاہ دین صاحب اور ان کی اہلیہ نے جو کہ جرمنی میں آباد ہیں بیعت کی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ جو جرمن دوست احمدی مسلمان ہوئے ان کو حضور نے یہ نصیحت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد دو قسم کے فرائض عائد فرمائے ہیں۔ ایک حقوق اللہ اور دوسرے حقوق العباد۔ ان کی تفصیل بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ اسلام اس بات پر بہت زور دیتا ہے کہ بنی نوع انسان سے محبت کا سلوک کیا جائے۔ مثلاً اسلام کی یہ چیز ہے کہ کھانے کی چیزوں کو ضائع مت کرو۔ امریکہ امیر ملک ہے وہاں اس قدر کھانا ضائع ہوتا ہے کہ ایک امریکی نے لکھا ہے کہ اگر وہ کھانا ضائع ہونے سے بچایا جائے تو پورے جرمن کے لئے کافی ہو سکتا ہے۔ اسلام ضیاع کو منع کرتا ہے۔ لیکن عیسائیوں کو کوئی سمجھانے والا نہیں کیونکہ عیسائیت نے ان کو منع نہیں کیا --- اور جہاں تک اللہ تعالیٰ کی محبت کا سوال ہے وہ سچے مسلمان پر اس قدر مہربان ہے کہ تصور بھی نہیں ہو سکتا۔ افریقہ میں جو مسلمان احمدی ہوئے ہیں ان کو ایسی سچی خوابیں دکھائی جاتی ہیں جن میں آئندہ کے متعلق خبریں ہوتی ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کا فضل اپنی روزانہ زندگیوں میں مشاہدہ کر رہے ہیں۔ مثلاً تنزانیہ میں ایک زمین کا ٹکڑا احمدیوں نے لیا تھا۔ محنت کر کے اس میں فصل بوئی مگر اس بارانی علاقہ میں بارش بند ہو گئی۔ اور فصل تباہ ہونے کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ تب انہوں نے خود بھی دعا کی اور مجھے بھی لکھا۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور صرف اس علاقے میں بارش ہوئی جہاں ان کی زمین تھی۔ باقی سارے علاقے میں قحط کی حالت رہی۔ جب فصل کاٹی گئی تو انہوں نے مکئی کا ایک گٹھا مجھے بھی بذریعہ ہوائی جہاز بھجوایا اس لئے آپ بھی دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ اسی قدر فضل فرمائے گا کہ آپ کو سیر کر دے گا۔ لیکن یہ بھی یاد رکھیں کہ بعض دفعہ اللہ تعالیٰ امتحان بھی لیتا ہے کہ بندہ میرے ساتھ کس طرح وفا کرتا ہے۔

استقبالیہ میں شرکت

ملاقاتوں کے بعد سہ پہر کو حضور کے اعزاز میں استقبالیہ دعوت منعقد ہوئی جس میں معززین شہر، مقامی جماعت کے افراد، کچھ ایرانی مسلمان، ہیمبرگ اور دیگر جرمن جماعتوں کے نمائندے شامل ہوئے۔ شہر کی انتظامیہ کے صدر جناب روڈلف کیفس صاحب (Rudolf Teps) عدلیہ فرینکفورٹ کے نمائندے جسٹس جناب فریڈرش کارل (Fredrech Carl) اور ان کی اہلیہ، شہر کے نائب میئر، فرینکفورٹ یونیورسٹی کے معزز پروفیسر ڈی. پال دیر ہیٹور (Lie paal) شہر کی بلدیہ کے ڈائریکٹر ہینس ورنر شنائڈر (Hans Werner Shneider) اوفن برگ کے کیتھولک پادری ڈاکٹر فرٹز نائل (Dr. Fritz Pfeifer) ایک پروٹسٹنٹ پادری، پادری رانکیہ (Rev. Ranke) اور ان کے ایک دوست اور ان کے علاوہ بہت سے جرمن عیسائی اور ایرانی مسلمان شامل ہوئے۔

اس استقبالیہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو ہمارے عرب بھائی السید ابراہیم صاحب نے کی جس کا جرمن ترجمہ مکرم فضل الٰہی صاحب انوری مبلغ فرینکفورٹ نے کیا۔ پھر حضور کی خدمت میں ایڈریس جرمن زبان میں پیش کیا گیا۔ مکرم عبد اللطیف صاحب مبلغ ہیمبرگ کے تعارفی کلمات کے بعد حضور نے اسلام، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام حاضرین تک پہنچایا اور فرمایا کہ فرینکفورٹ میں میری یہ آمد پہلی دفعہ نہیں بلکہ جب میں آکسفورڈ میں پڑھتا تھا اس وقت بھی یہاں آیا تھا اور اب جب مجھے دوبارہ موقع ملا ہے تو اس وقت کے بچے جوان ہو چکے ہیں۔ حضور نے اپنے خطاب میں ان کو بتایا کہ صرف اور صرف اسلام ہی کا خدا زندہ خدا ہے اور حضرت محمد رسول اللہ اللہ تعالیٰ کے زندہ رسول ہیں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام زندہ خدا کے مظہر اور زندہ نشان ہیں اور میں ان کے نمائندے اور جانشین کی حیثیت سے دعوت مقابلہ دیتا ہوں کہ اگر کسی عیسائی کو بھی دعویٰ ہے کہ اس کا خدا زندہ خدا ہے تو وہ میرے ساتھ قبولیت دعا میں مقابلہ کرے اور اگر وہ جیت جائے تو ایک گراں قدر انعام حاصل کرے۔

اس استقبالیہ کے بعد معززین شام تک ٹھہرے رہے اور حضور سے اسلام کے بارے میں مختلف سوالات پوچھتے رہے اس موقع پر حاضرین کی تواضع بھی کی گئی۔

مقامی اخبارات میں حضور کی آمد کا ذکر

فرینکفورٹ میں حضور کی آمد کا ذکر مقامی اخبارات میں تصاویر کے ساتھ شائع ہوا۔ فرینکفورٹ کی اخبار نے اپنی اشاعت ۱۰ جولائی ۱۹۶۷ء میں حضور کی تصویر شائع کرتے ہوئے یہ تحریر کیا کہ

"تیس لاکھ احمدی افراد کے خلیفہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب (عمر ۵۸ سال) ہفتہ کے روز فرینکفورٹ میں تشریف لائے۔ دریائے مائن پر واقع فرینکفورٹ شہر ان کے لئے اجنبی نہ تھا کیونکہ آپ اس سے قبل ۱۹۳۷ء میں یہاں آئے تھے جبکہ آپ انگلستان میں اپنی پولیٹیکل سائنس کی تعلیم مکمل کر رہے تھے۔ آپ سکنڈے نیویا میں کوپن ہیگن کی پہلی مسجد کا افتتاح فرمانے گئے۔ اس موقع پر آپ یورپ کے دوسرے مشنوں کا بھی معائنہ کریں گے۔"

آگے چل کر یہ اخبار لکھتا ہے کہ

"احمدیہ جماعت افریقہ میں بہت کامیابی کے ساتھ تبلیغ اسلام کے فریضہ میں مشغول ہے اس جماعت نے گزشتہ دس سالوں میں وہاں متعدد مساجد، سکول اور ہسپتال قائم کئے ہیں۔"

فرینکفورٹ کے ایک اور اخبار فرینکفورٹر رُنڈشاؤ نے حضور کی تصویر کے ساتھ یہ نوٹ شائع کیا ہے:-

"جماعت احمدیہ کے خلیفہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کالی اچکن اور سفید پگڑی میں ملبوس بروز ہفتہ فرینکفورٹ کے ہوائی اڈہ پر اترے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے اور جماعت کے تیسرے خلیفہ ہیں۔ آپ پہلے بھی جبکہ آپ آکسفورڈ میں پولیٹیکل سائنس کی تعلیم حاصل کر رہے تھے فرینکفورٹ تشریف لائے تھے۔ فرینکفورٹ میں جماعت احمدیہ کا ایک مشن ہی نہیں ہے بلکہ مسجد بھی ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ تمام دنیا کے لوگوں کو اسلام کی سچائی سے روشناس کرایا جاتے۔ انیسویں صدی کے آخر میں حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے جنہوں نے اس سلسلہ کی بنیاد رکھی تھی خدائی الہامات کے تحت اپنے مسیح موعود اور مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور اپنے اس دعویٰ کی صداقت میں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں اور دوسرے مذہبی رہنماؤں کے اقوال اور تصانیف کو پیش کیا۔ باوجود سخت مخالفت کے اب ساری دنیا میں اس سلسلہ کے ماننے والوں کی تعداد تیس لاکھ کے قریب ہو گئی ہے۔

حضرت مرزا ناصر احمد ۱۹۶۵ء میں خلیفہ منتخب ہوئے۔ انہوں نے آکسفورڈ یونیورسٹی کے علاوہ پنجاب یونیورسٹی میں بھی تعلیمی ڈگریاں حاصل کی ہیں۔ آپ ان چند ہستیوں میں سے ہیں جنہوں نے قرآن کریم کو حفظ کیا ہوا ہے۔ پاکستان میں ربوہ کا شہر اس سلسلہ کا مرکز ہے۔ وہاں سے ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ۴۶ مشنوں کو مبلغ بھیجے جاتے ہیں۔ آپ یورپ کے دوسرے مشنوں ڈین ہاگ، لندن، گلاسکو، میڈرڈ، کوپن ہیگن، اوسلو اور سٹاک ہالم کا معائنہ کریں گے اور ۲۱ جولائی کو کوپن ہیگن میں مسجد کا افتتاح کریں گے۔"

اسی طرح فرینکفورٹ کے ایک اور روزانہ اخبار فرینکفورٹر آلگمائنے نے بھی حضور کی ہوائی اڈہ پر اترنے کی تصویر نوٹ کے ساتھ شائع کی ہے۔

ہماری دلی دعا ہے کہ ؎

ہر گام پہ ہمراہ رہے نصرت باری
ہر لحظہ و ہر آن خدا حافظ و ناصر

(باقی بعد ملاحظہ ہو صفحہ اول)

آسمانی نوشتوں کی روشنی میں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفرِ یورپ کی عظمت و اہمیت

ہر گام پہ فرشتوں کا لشکر ہو ساتھ ＊ ہر مُلک میں تمہاری حفاظت خدا کرے

قائم ہو پھر سے حکمِ محمدؐ جہان میں ＊ ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد

ہمارے محبوب آقا سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سفرِ یورپ کے لئے ربوہ سے روانہ ہو گئے اور سلسلہ احمدیہ کی تاریخ ایک نئے دور میں داخل ہو گئی فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اَوَّلًا وَّ آخِرًا۔

خلیفۂ موعود کا سفرِ موعود

الٰہی سلسلوں کا یہ مسلّمہ اور قطعی اصول ہے کہ مامورین کی ذات سے متعلق بعض پیشگوئیاں اُن کے مقدس خلفاء کے ذریعہ سے بھی پوری ہوتی ہیں جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو قیصر و کسریٰ کی کنجیاں ملی تھیں مگر یہ ممالک خلیفۃ الرسول سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں فتح ہوئے تھے۔ اس واضح حقیقت و صداقت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اگر ہم پہلے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے موجودہ مبارک سفرِ مغرب کے حقیقی مقصد پر ایک طائرانہ نظر ڈالیں اور پھر قرآن مجید اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقدس تحریرات کا مطالعہ کریں تو صاف کھل جاتا ہے کہ یہ سفر خدا تعالیٰ کے پاک نوشتوں اور اس کی ازلی تقدیر دونوں کے عین مطابق ہے اور غیر معمولی اہمیت و عظمت کا حامل ہے۔

مقصدِ سفر حضرت امیر المومنین کے الفاظ میں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۴ر جولائی ۱۹۶۷ء کو اس بابرکت سفر کی واحد غرض و غایت پر روشنی ڈالتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

" وہ پیغام جو حقیقتاً خدا کا پیغام ہے جسے محمد رسول صلے اللہ علیہ وسلم دنیا کی طرف لے کے آئے تھے دنیا اب بھول چکی تھی اور اب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزندِ جلیل کی حیثیت سے دنیا پر ظاہر ہوئے وہ پیغام دنیا کو پہنچایا اسی غرض سے آپ کی بعثت ہوئی تو یہ پیغام صحیح طور پر اور ایسے رنگ میں کہ وہ قومیں اس پیغام کو سمجھنے لگیں ان تک پہنچانا اس سفر کی غرض ہے اور یہی ایک مقصد ہے تو اللہ تعالیٰ اگر توفیق دے تو ایسے رنگ میں ان کو پیغام پہنچا دیا جائے کہ ان پر اتمامِ حجت ہو جائے کیونکہ جب تک کسی قوم پر اتمامِ حجت نہ ہو وہ انذاری پیشگوئیاں پوری نہیں ہوا کرتیں جو اُن کے انکار کی وجہ سے اُن کے حق میں خدا تعالیٰ نے قبل از وقت اپنے رسول کو دی ہوں۔ تو خدا کرے کہ وہ انذار وہ تنبیہ وہ جھنجھوڑنا ہمارے لئے ممکن ہو جائے یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پیغام کا پہنچانا صحیح رنگ میں اور مؤثر طریق پر ممکن ہو جائے تاکہ یا تو وہ اسلام کی طرف مائل ہوں۔ ایک خدا کو ماننے لگیں توحید کو پہچاننے لگیں اللہ تعالیٰ کو ایک اپنی ذات میں اور ایک اپنی صفات میں سمجھنے لگیں جس رنگ میں کہ اسلام نے اللہ تعالیٰ کو دنیا کے سامنے پیش کیا ہے اور یا پھر ایسے رنگ میں ان پر اتمامِ حجت ہو جائے کہ وہ انذاری پیشگوئیاں جن کو پڑھ کر رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں اور جن کا تعلق تمام منکرینِ اسلام سے ہے اور جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دی ہیں وہ اتمامِ حجت کے بعد ان کے حق میں پوری ہوں تا اسلام اور دیگر مذاہبِ عالم کے درمیان جو فیصلہ ہونا مقدر ہے وہ جلد ہو جائے اور دنیا یا تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رحمت کے سائے میں آکر بچ جائے یا خدائی قہر کی تپش میں جا کر ہلاک ہو جائے اور اس قضیہ کا فیصلہ ہماری زندگی میں ہی ہو جائے کہ اسلام ہی سچا مذہب ہے"۔

اسی سلسلہ میں حضور نے تمام احبابِ جماعت کو دعاؤں کی مخصوص تحریک کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ

" وہ ان دنوں خاص طور پر دعا کریں کہ اگر یہ سفر مقدر ہو تو اللہ تعالیٰ پوری طرح اسے بابرکت کرے اور زیادہ سے زیادہ فائدہ اسلام کو اس سفر کے ذریعہ سے ہو اور اس عاجز اور کم مایہ انسان کی زبان میں ایسی برکت اور تاثیر رکھے کہ خدا کی توحید کے جو بول میں وہاں بولوں وہ لوگوں کے دلوں پر اثر کرنے والے ہوں اور میری ہر حرکت اور سکون کا اثر ان کے اوپر ہو اور ان کے دل اپنے رب کی طرف اور قرآن کریم کی طرف اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف اور اسلام کی طرف متوجہ ہونے لگیں اور غفلت کے جو پردے ان کی آنکھوں اور ان کے دلوں اور ان کی عقلوں پر پڑے ہوئے ہیں۔ خدا ان پردوں کو اُٹھا دے اور خدا کا حسن اور اس کا جلال نمایاں ہو کر ان کی آنکھوں کے سامنے، بصارت اور بصیرت کے سامنے چمکنے لگے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا حسین چہرہ ان کے سامنے کچھ اس شان کے ساتھ ظاہر ہو جائے کہ وہ تمام دوسرے حسنوں کو بھول جائیں اور اسی کے ہو کر رہ جائیں"۔

(الفضل ۲ر جولائی ۱۹۶۷ء صفحہ ۲ کالم ۱)

قرآن مجید میں سفرِ مغرب کا ذکر

—— (ادارہ) ——

حضرت مسیح موعودؑ کی تفسیر

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی زبان مبارک سے سفرِ یورپ کی غرض و جید معلوم کرنے کے بعد اب ہم قرآن مجید کی اس عظیم الشان پیشگوئی کا ذکر کرتے ہیں۔ جو ذو القرنین کے واقعہ کے ضمن میں کی گئی ہے اور جس کا انکشاف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب براہین احمدیہ حصہ پنجم میں بڑی شرح و بسط سے فرمایا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

" قرآن شریف صرف قصّہ گو کی طرح نہیں ہے بلکہ اس کے ہر ایک قصّہ کے نیچے ایک پیشگوئی ہے اور ذو القرنین کا قصّہ مسیح موعود کے زمانہ کیلئے ایک پیشگوئی اپنے اندر رکھتا ہے جیسا کہ قرآن شریف کی عبارت یہ ہے وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنْ ذِی الْقَرْنَیْنِ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَیْکُمْ مِّنْہُ ذِکْرًا (الکہف)

وہ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ذو القرنین کا ذکر صرف گزشتہ زمانہ سے وابستہ نہیں بلکہ آئندہ زمانہ میں بھی ایک ذو القرنین آنے والا ہے اور گزشتہ کا ذکر تو ایک تھوڑی سی بات ہے۔ (حاشیہ) یعنی یہ لوگ تجھ سے ذو القرنین کا حال دریافت کرتے ہیں ان کو کہو کہ میں ابھی تھوڑا سا تذکرہ ذو القرنین کا تم کو سناؤں گا اور پھر بعد اس کے فرمایا۔ اِنَّا مَکَّنَّا لَہٗ فِی الْاَرْضِ وَاٰتَیْنٰہُ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ سَبَبًا یعنی ہم اس کو یعنی مسیح موعود کو جو ذو القرنین بھی کہلائے گا روئے زمین پر ایسا مستحکم کریں گے کہ کوئی اس کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور ہم ہر طرح سے سامان و سامان اس کو دے دیں گے اور اس کی کارروائیوں کو سہل اور آسان کر دیں گے یاد رہے کہ یہ وحی براہین احمدیہ حصص سابقہ میں بھی میری نسبت ہوئی ہے جیسا کہ اللہ فرماتا ہے اَلَمْ نَجْعَلْ لَّکَ سُھُوْلَۃً فِیْ کُلِّ اَمْرٍ یعنی کیا ہم نے ہر ایک امر میں تیرے لئے آسانی نہیں کر دی؟ یعنی کیا ہم نے تمام وہ سامان تیرے لئے میسر نہیں کر دیئے جو تبلیغ اور اشاعتِ حق کے لئے ضروری تھے؟ جیسا کہ ظاہر ہے کہ اس نے میرے لئے وہ سامانِ تبلیغ اور اشاعتِ حق کے میسر کر دیئے جو کسی نبی کے وقت میں موجود نہ تھے۔ تمام قوموں کی آمد و رفت کی راہیں کھول گئیں۔ طے مسافت کیلئے وہ آسانیاں کر دی گئیں جو برسوں کی راہیں دنوں میں طے ہونے لگیں اور خبر رسانی کے وہ ذریعے پیدا ہوئے کہ ہزاروں کوس کی خبریں چند منٹوں میں آنے لگیں۔ ہر ایک قوم کی وہ کتابیں شائع ہوئیں جو مخفی اور مستور تھیں اور ہر ایک چیز کے ہم پہنچنے کے لئے ایک سبب پیدا ہو گیا کتابوں کے لکھنے میں جو دقتیں تھیں وہ چھاپہ خانوں سے دفع اور دُور ہو گئیں۔ یہاں تک کہ ایسی

ابھی مشینیں نکلی ہیں کہ ان کے ذریعہ سے دس دن میں کسی مضمون کو اس کثرت سے چھاپ سکتے ہیں کہ پہلے زمانوں میں دس سال میں بھی وہ مضمون قیدِ تحریر میں نہیں آسکتا تھا اور پھر ان کے شائع کرنے کے اس قدر حیرت انگیز سامان نکل آئے ہیں کہ ایک تحریر صرف چالیس دن میں تمام دنیا کی آبادی میں شائع ہو سکتی ہے اور اس زمانہ سے پہلے ایک شخص بشرطیکہ اس کی عمر بھی لمبی ہو سو برس تک بھی اس وسیع اشاعت پر قادر نہیں ہو سکتا تھا۔ پھر بعد اس کے اللہ تعالیٰ قرآن شریف فرماتا ہے فَاَتْبَعَ سَبَبًا حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِیْ عَیْنٍ حَمِئَةٍ وَّ وَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا قُلْنَا یٰذَا الْقَرْنَیْنِ اِمَّاۤ اَنْ تُعَذِّبَ وَ اِمَّاۤ اَنْ تَتَّخِذَ فِیْهِمْ حُسْنًا۔ قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ یُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَیُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا وَ اَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ ا۟لْحُسْنٰى وَ سَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا یُسْرًا۔ یعنی جب ذو القرنین کو جو مسیح موعود ہے ہر ایک طرح کے سامان دیئے جائیں گے۔ پس وہ ایک سامان کے پیچھے پڑے گا یعنی وہ مغربی ممالک کی اصلاح کیلئے کمر باندھے گا اور وہ دیکھے گا کہ آفتابِ صداقت اور حقانیت ایک کیچڑ کے چشمہ میں غروب ہو گیا اور اس غلیظ چشمہ اور تاریکی کے پاس ایک قوم کو پائے گا جو مغربی قوم کہلائے گی یعنی مغربی ممالک میں عیسائیت کے مذہب والوں کو نہایت تاریکی میں مشاہدہ کرے گا۔ نہ ان کے مقابل پر آفتاب ہوگا جس سے وہ روشنی پاسکیں اور نہ اُن کے پاس پانی صاف ہوگا جس کو وہ پیویں۔ یعنی اُن کی علمی اور عملی حالت نہایت خراب ہوگی اور وہ روحانی روشنی اور روحانی پانی سے بے نصیب ہوں گے تب ذوالقرنین یعنی مسیح موعود کو کہیں گے کہ تیرے اختیار میں ہے چاہے تو اِن کو عذاب دے یعنی عذاب نازل ہونے کے لئے بددعا کرے (جیسا کہ احادیث صحیحہ سے مروی ہے) یا اُن کے ساتھ حسن سلوک کا شیوہ اختیار کرے۔ تب ذو القرنین یعنی مسیح موعود جواب دے گا کہ ہم اسی کو سزا دلانا چاہتے ہیں جو ظالم ہو وہ دنیا میں بھی ہماری بددعا سے سزا پائے

ہوگا اور پھر آخرت میں سخت عذاب دیکھے گا لیکن جو شخص سچائی سے مُنہ نہیں پھیرے گا اور نیک عمل کرے گا اس کو نیک بدلہ دیا جائے گا اور اس کو انہیں کاموں کی بجا آوری کا حکم ہوگا جو سہل ہیں اور آسانی سے ہو سکتے ہیں۔ غرض یہ مسیح موعود کے حق میں پیشگوئی ہے کہ وہ ایسے وقت میں آئے گا جب مغربی ممالک کے لوگ نہایت تاریکی میں پڑے ہوں گے اور آفتابِ صداقت ان کے سامنے سے بالکل ڈوب جائیگا اور ایک گندے اور بدبودار چشمہ میں ڈوبے گا یعنی بجائے سچائی کے بدبودار عقائد اور اعمال اُن میں پھیلے ہوئے ہونگے اور وہی اُن کا پانی ہوگا جس کو وہ پیتے ہوں گے اور روشنی کا نام ونشان نہ ہوگا تاریکی میں پڑے ہوں گے اور ظاہر ہے کہ یہی حالت عیسائی مذہب کی آجکل ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف نے ظاہر فرمایا ہے اور عیسائیت کا بھاری مرکز ممالک مغربیہ ہیں۔"

"پھر اس کے اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ بَیْنَ السَّدَّیْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا لَّا یَكَادُوْنَ یَفْقَهُوْنَ قَوْلًا قَالُوْا یٰذَا الْقَرْنَیْنِ اِنَّ یَاْجُوْجَ وَ مَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰۤى اَنْ تَجْعَلَ بَیْنَنَا وَ بَیْنَهُمْ سَدًّا قَالَ مَا مَكَّنِّیْ فِیْهِ رَبِّیْ خَیْرٌ فَاَعِیْنُوْنِیْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَیْنَكُمْ وَ بَیْنَهُمْ رَدْمًا اٰتُوْنِیْ زُبَرَ الْحَدِیْدِ حَتّٰۤى اِذَا سَاوٰى بَیْنَ الصَّدَفَیْنِ قَالَ انْفُخُوْا حَتّٰۤى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا قَالَ اٰتُوْنِیْۤ اُفْرِغْ عَلَیْهِ قِطْرًا فَمَا اسْطَاعُوْۤا اَنْ یَّظْهَرُوْهُ وَ مَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّیْ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّیْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ وَ كَانَ وَعْدُ رَبِّیْ حَقًّا وَ تَرَكْنَا بَعْضَهُمْ یَوْمَىِٕذٍ یَّمُوْجُ فِیْ بَعْضٍ وَّ نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا وَّ عَرَضْنَا جَهَنَّمَ یَوْمَىِٕذٍ لِّلْكٰفِرِیْنَ عَرْضَا ا۟لَّذِیْنَ كَانَتْ اَعْیُنُهُمْ فِیْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِیْ وَ كَانُوْا لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ سَمْعًا اَفَحَسِبَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَنْ یَّتَّخِذُوْا عِبَادِیْ مِنْ دُوْنِیْۤ اَوْلِیَآءَ اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِیْنَ نُزُلًا۔ پھر ذو القرنین یعنی مسیح موعود ایک اور سامان کے پیچھے پڑے گا اور جب وہ ایک ایسے موقعہ پر پہنچے گا یعنی جب وہ ایک ایسا نازک زمانہ پائے گا جس کو بین السدین کہنا چاہیئے یعنی دو پہاڑوں کی بیچ۔

مطلب یہ کہ ایسا وقت پائے گا جبکہ دو طرفہ خوف میں لوگ پڑے ہوں گے اور ضلالت کی طاقت حکومت کی طاقت کے ساتھ مل کر خوفناک نظارہ دکھائیگی تو ان دونوں طاقتوں کے ماتحت ایک قوم کو پائے گا جو اس کی بات کو مشکل سے سمجھیں گے یعنی غلط خیالات میں مبتلا ہوں گے اور بباعث غلط عقائد مشکل سے اُس ہدایت کو سمجھیں گے جو وہ پیش کرے گا لیکن آخر کار سمجھ لیں گے اور ہدایت پالیں گے اور یہ تیسری قوم ہے جو مسیح موعود کی ہدایات سے فیض یاب ہونگے تب وہ اس کو کہیں گے کہ اے ذو القرنین یاجوج اور ماجوج نے زمین پر فساد مچا رکھا ہے پس اگر آپ کی مرضی ہو تو ہم آپ کے لئے چندہ جمع کر دیں تا آپ ہم میں اور اُن میں کوئی روک بنا دیں وہ جواب میں کہے گا کہ جس بات پر خدا نے مجھے قدرت بخشی ہے وہ تمہارے چندوں سے بہتر ہے ہاں اگر تم نے مدد کرنی ہو تو اپنی طاقت کے موافق کرو تا میں تم میں اور اُن میں ایک دیوار کھینچ دوں یعنی ایسے طور پر اُن پر حجت پوری کروں کہ وہ کوئی طعن و تشنیع اور اعتراض کا تم پر حملہ نہ کر سکیں۔"

"پھر آیات متذکرہ بالا کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ذو القرنین یعنی مسیح موعود اس قوم کو جو یاجوج اور ماجوج سے ڈرتی ہے کہے گا کہ مجھے تانبہ لادو کہ میں اس کو پگھلا کر اس دیوار پر بہا دوں گا پھر بعد اس کے یاجوج اور ماجوج طاقت نہیں رکھیں گے کہ ایسی دیوار پر چڑھ سکیں یا اس میں سوراخ کر سکیں۔"

اور پھر فرمایا کہ ذو القرنین کے زمانہ میں جو مسیح موعود ہے ہر ایک قوم اپنے مذہب کی حمایت میں اٹھے گی اور جس طرح ایک موج دوسری موج پر پڑتی ہے ایک دوسرے پر حملہ کریں گے اتنے میں آسمان پر قرنا پھونکی جائے گی یعنی آسمان کا خدا مسیح موعود کو مبعوث فرما کر ایک تیسری قوم پیدا کر دیگا اور اُن کی مدد کے لئے بڑے بڑے نشان دکھلائے گا یہاں تک کہ تمام سعید لوگوں کو ایک مذہب پر یعنی اسلام پر جمع

کر دے گا اور وہ مسیح کی آواز سنیں گے اور اس طرف دوڑیں گے تب ایک ہی چوپان اور ایک ہی گلہ ہوگا اور وہ دن بڑے سخت ہوں گے اور خدا ہیبت ناک نشانوں کے ساتھ اپنا چہرہ ظاہر کر دے گا۔ اور جو لوگ کفر پر اصرار کرتے ہیں وہ اسی دُنیا میں بباعث طرح طرح کی بلاؤں کے دوزخ کا نمونہ دیکھیں گے خدا فرماتا ہے کہ یہ وہی لوگ ہیں جن کی آنکھیں میری کلام سے پردہ میں تھیں اور جن کے کان میرے حکم کو سُن نہیں سکتے تھے۔ کیا ان منکروں نے یہ گمان کیا تھا کہ یہ امر سہل ہے کہ عاجز بندوں کو خدا بنا دیا جائے اور میں معطل ہو جاؤں؟ اس لئے ہم ان کی ضیافت کے لئے اسی دُنیا میں جہنم کو نمودار کر دیں گے یعنی بڑے بڑے ہولناک نشان ظاہر ہوں گے اور یہ سب نشان اس کے مسیح موعود کی سچائی پر گواہی دیں گے۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۹۱ تا صفحہ ۹۹ طبع اوّل)

الہامی تفسیر

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ بالا فرمودات ذوالقرنین سے متعلق قرآن مجید کی الہامی تفسیر ہیں چنانچہ حضور خود فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ نے قرآن شریف کی ان آیتوں کی نسبت جو سورۂ کہف میں ذو القرنین کے قصہ کے بارے میں ہیں میرے پر پیشگوئی کے رنگ میں معنے کھولے ہیں۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۹۱)

حیرت انگیز امر

اس تفسیر کا حیرت انگیز پہلو یہ ہے کہ جیسا کہ قارئین مطالعہ فرما چکے ہیں اس الہامی تفسیر میں نہ صرف حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر یورپ کی حقیقی غرض کا لفظاً لفظاً تذکرہ موجود ہے بلکہ یہ اہم سفر یاجوجی ماجوجی طاقتوں کی کھلی جارحیت پسندی کے باعث مشرق وسطیٰ میں پیدا ہونے والے جس روح فرسا ماحول اور جس نرپہ وسعت عالمی کشیدگی کی فضا میں ہو رہا ہے اس کا ہو بہو نقشہ بھی اس میں کھینچا گیا ہے جو اپنی ذات میں اسلام و قرآن مجید کی صداقت و حقانیت میں ایک تابندہ نشان ہے

(باقی صفحہ پر)

رانچی میں ایک کامیاب جلسہ

مشرق وسطیٰ کے حالات پر علمی و تاریخی تبصرہ

از رپورٹ مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل انچارج مبلغ علاقہ بہار

رانچی ۱۳ر جون بعد نماز مغرب خان بہادر الحاج سید محی الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ رانچی کے بنگلہ پر جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک اجلاس منعقد ہوا۔

خوش قسمتی سے جناب ڈاکٹر سید اختر احمد صاحب اورینوی لسٹر یا پٹنہ رانچی ریڈیو کی میٹنگ کمیٹی کے ایک اجلاس میں شرکت کی غرض سے رانچی تشریف لے آئے تھے۔ اور آپ کی تجویز اور خان بہادر صاحب موصوف کے مشورہ اور اجازت کے تحت مذکورہ اجلاس منعقد ہوا۔

(ڈاکٹر صاحب آل انڈیا ریڈیو دہلی کے اردو سیکشن کے بھی ممبر ہیں اور پٹنہ رانچی ریڈیو کے بھی)

اجلاس کا موضوع امریکہ اور برطانیہ کے دجل و فریب کے نتیجہ میں "اسرائیل" کا عرب ممالک پر موجودہ حملہ قرار پایا۔ اس سلسلہ میں عزیزم سید شہاب احمد صاحب ابن الحاج سید محی الدین صاحب نے اپنے The Sentinel (پریس) میں ایک ہینڈ بل بعنوان "Fog over Israel" انگریزی زبان میں شائع کر کے تعلیم یافتہ مسلمانوں میں تقسیم کر دیا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ اس ہینڈ بل کے ذریعہ سے اجلاس میں شرکت کی دعوت کے علاوہ بائیبل کے حوالہ سے یاجوج ماجوج اور اسرائیل کے متعلق پیشگوئی کا انکشاف بھی دیا گیا تھا۔

اجلاس کی کارروائی جناب خان بہادر صاحب موصوف کی تجویز کے تحت مکرم نعیم مجاز صاحب ایم۔ اے ایڈیٹر دی سینٹینل کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ سب سے پہلے مکرم مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ سملیہ نے تلاوت قرآن کریم کی۔ موصوف اجلاس کے انتظام اور شرکت کی غرض سے رانچی پہنچ گئے تھے۔ بعدہٗ خاکسار نے اپنی تقریر کا آغاز ان الفاظ سے کیا کہ عرب ممالک میں اگر کوئی فتنہ پیدا ہوتا ہے تو کرۂ ارض کے تمام مسلمان بے چین ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ حرمین شریفین جو کہ خطۂ عرب میں موجود ہیں ان کے ساتھ تمام مسلمانوں کے اگرچہ وہ کسی فرقہ اور جماعت اور گروہ سے تعلق رکھتے ہوں، ان سب کے مذہبی جذبات وابستہ ہیں۔

آج اسرائیلی دجال کے کندھوں پر سوار ہو کر عرب ممالک میں جو فتنہ پیدا کر رہا ہے اور یاجوج ماجوج یعنی روس اور برطانیہ و امریکہ کی اسرائیل کی حمایت پر جو ٹکراؤ کی صورت پیدا ہو رہی ہے۔ اس کی خبر سینکڑوں اور ہزاروں سال قبل بائیبل اور قرآن کریم۔ اور احادیث میں موجود ہے۔

بعدہٗ خاکسار نے قرآن کریم اور احادیث کی ان پیشگوئیوں کی تطبیق دیتے ہوئے جن کا تعلق دجالی فتنہ اور یاجوج ماجوج کے ساتھ ہے بتایا کہ:

۱۔ حدیث میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے سب سے بڑا فتنہ دجالی فتنہ کو قرار دیا ہے۔

۲۔ قرآن کریم میں دجال کا لفظ نہیں ہے۔ لیکن قرآن کریم میں سب سے بڑا فتنہ عیسائیت کو بتایا گیا ہے۔ جو اس آخری زمانہ میں عظیم فتنہ کی صورت میں ہمارے سامنے موجود ہے۔ "تکاد السمٰوٰت الخ"

۳۔ حدیث شریف میں بتایا گیا ہے کہ جو شخص سورہ کہف کی ابتدائی اور آخری آیات پڑھے گا وہ دجالی فتنہ سے محفوظ رہے گا۔

۴۔ سورہ کہف کی ابتدائی آیات میں عیسائی عقائد کو بہت بڑا فتنہ قرار دیا گیا ہے اور آخری آیات میں اسے یاجوج ماجوج کی صورت میں پیش کیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ ان قوموں کی تمام تر توجہ مادیت یعنی سائنس و سیاست کی طرف ہوگی۔ چنانچہ ابتداء میں عیسائیت کا فتنہ دنیا میں بحیثیت عقائد سامنے آیا اور آخر میں یہ فتنہ دو بڑی طاقتوں میں منقسم ہو گیا۔ یعنی روس اور امریکہ۔ یاد رہے کہ دہریت سے قبل روس بھی عیسائی تھا۔

۵۔ یاجوج ماجوج کا مادہ "اجیج" ہے جس کے معنے شعلہ زن ہونے کے ہیں ان معانی میں یہ اشارہ کیا گیا تھا کہ ان اقوام کے دور اقتدار میں آگ اور شعلہ سے بہت کام لیا جائے گا۔ چنانچہ جدید آتشیں اسلحہ کے علاوہ بڑی بڑی شعلہ اور دھواں چھوڑنے والی فیکٹریاں ریلیں، موٹریں، ہوائی جہاز وغیرہ وغیرہ نئی نئی ایجادات اس کی پوری پوری مصداق ہیں۔

۶۔ اعور کہ دجال کانا ہوگا چنانچہ عیسائیت کی مذہبی اور دینی آنکھ بالکل کانی ہے کہ ایک کمزور انسان کو خدا قرار دے رہی ہے۔ لیکن اس کی بائیں آنکھ یعنی سیاست و سائنس کی آنکھ بہت روشن ہے۔

۷۔ دجال کا گدھا اور اس کے لمبے لمبے کان "اور آخری زمانہ میں نئی نئی سواریاں" یاجوج و ماجوج کے لمبے لمبے کانوں کے متعلق قرآن کریم یا احادیث میں جس قدر پیشگوئیاں کی گئی ہیں۔ ان سے مراد دور حاضرہ کی نئی نئی سواریاں اور لمبے کانوں سے مراد ٹیلیفون، ٹیلیگراف، ریڈیو، وغیرہ کی نئی نئی ایجادات ہیں۔ جو دور دجالیت کی پیداوار ہیں۔

۸۔ دجال کو مقام لُدّ پر مسیح موعود قتل کرے گا یہ بھی حدیث میں بتایا گیا ہے۔ چنانچہ میدان مباحثہ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور آپ کی جماعت نے عیسائیت کو شکست دے رکھی ہے جس کا اقرار آج عیسائیت کے بڑے بڑے پادری بھی کرتے ہیں۔ نیز قرآن کریم کی سورہ مریم میں عیسائیت کو "قولاً لَدًّا" کہا گیا ہے۔

۹۔ پھر مذہبی نقطہ نگاہ سے بھی حیات مسیح کا غلط عقیدہ مسلمانوں کے درمیان عیسائی قوم نے پھیلا کر اسلام کو شکست دینے کی کوشش کی تھی۔ لیکن حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم احادیث اور بائیبل کی رو سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طبعی موت ثابت کر کے عیسائیت کے عقائد باطلہ پر موت وارد کر دی ہے۔

بالآخر ختم نبوت کی تشریح کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک عربی شعر جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ والہانہ عقیدت کا اظہار کرتا ہے پیش کیا ؎

جسمی یطیر الیک من شوقٍ علا
یا لیت کانت قوۃ الطیران

اور بتایا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مقدس ترین ذات پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو وہ ایمان و ایقان تھا کہ دور حاضرہ کے تمام مسلمانوں کا ایمان اگر جمع کیا جائے تو بھی ان کا ایمان حضورؐ کے ایمان کے مقابل پر ہیچ دکھائی دیتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ مسلمانوں کے جملہ فرقے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین قرار دیتے ہیں۔ اور باوجود اس کے کہ غیر احمدی فرقے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کے منتظر بیٹھے ہیں لیکن پھر بھی یہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خاتم النبیین قرار نہیں دیتے! اور کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی آمد ثانی میں رسول کریم صلی اللہ علیہ کے امتی نبی بن جائیں گے۔ اگرچہ یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آتی ہے کہ ایک مستقل نبی کس طرح امتی نبی کہلائے گا لیکن اس کے مقابل پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا امتی نبی ہونے کا دعوے ہے جو کہ قرآن کریم اور احادیث کے مطابق ہے۔ آپ کا کلمہ قبلہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ وہی ہے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ لہٰذا جماعت احمدیہ دوسرے اسلامی فرقوں کی بہ نسبت زیادہ یقین کے ساتھ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کرتی ہے۔ پس اختلاف ختم نبوت کا نہیں ہے بلکہ اختلاف شخصیت کے تعین کا ہے۔ وبس۔ نیز یہ بھی بتایا کہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ایک موقعہ پر فرمایا تھا کہ "اگر ہمارے لئے کوئی ایسا موقعہ آ جائے کہ ایک طرف مکہ اور مدینہ کی حفاظت کا سوال ہو اور دوسری طرف قادیان کو اور ربوہ کی حفاظت کا سوال کھڑا ہو جائے تو ایسے موقعہ پر ہمارا فرض ہوگا کہ ہم مکہ اور مدینہ کی حفاظت کو ترجیح دیں گے کیونکہ ربوہ اور قادیان مکہ اور مدینہ کے مقام ظلیت پر واقع ہیں۔"

بالآخر حاضرین جلسہ کو تحریک کی کہ ہمیں ان دنوں خصوصیت کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے حضور دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالےٰ عرب مسلمانوں کی امداد فرمائے اور دجالی اقوام نے عرب ممالک پر جو

نقشہ پیدا کر دیا ہے اس کے بداثرات سے عرب ممالک کو محفوظ رکھے آمین۔

جناب ڈاکٹر سید اختر احمد اورینوی صاحب نے اپنی پُرلطف تقریر میں بنی اسرائیل کی تاریخ پر روشنی ڈالتے ہوئے اور سورہ بنی اسرائیل سورہ کہف اور سورہ انبیاء کی بعض آیات کی روشنی میں فرمایا کہ فلسطین میں بنی اسرائیل کا جمع ہونا اور یاجوج ماجوج کے سہارے ایک حکومت قائم کر کے عرب ممالک کے لئے فتنہ پیدا کرنا ایسا ہے کہ اس کی خبر قرآن کریم کی سورہ بنی اسرائیل میں "وعدہ الآخرۃ" کے الفاظ میں موجود ہے۔ آپ نے نہایت تفصیل کے ساتھ مذکورہ تینوں سورتوں کی آیات سے استدلال کرتے ہوئے یاجوج ماجوج اور بنی اسرائیل کی شرارتوں کا ذکر فرمایا۔ موصوف نے فرمایا کہ بنی اسرائیل بخت نصر بادشاہ کے زمانہ میں بابل کی تباہی کے موقعہ پر ادھر ادھر ہجرت کر کے چلے گئے تھے پھر واقعہ صلیب کے ستر سال بعد طائٹس رومی کے زمانہ میں بھی یہودیوں کا قتل عام ہوا اور یہ لوگ مختلف ممالک میں پھیل گئے۔ قرآن کریم نے ان کی بد حرکتوں کا ذکر کر کے "قردۃ خاسئین" (ذلیل بندر) قرار دیا ہے چنانچہ یہ لوگ جم کر کہیں نہیں بیٹھے بلکہ بندروں کی طرح شاخ بشاخ اور ٹہنی بہ ٹہنی مختلف ممالک میں گھومتے رہے لیکن دوسری جنگ عالمگیر کے موقعہ پر جب ہٹلر نے جرمنی میں ان کا قتل عام کیا تو ان کے مطالبہ کے مطابق روس اور امریکہ اور برطانیہ کی سازش کے نتیجہ میں مختلف ممالک سے جمع کر کے ان یہودیوں کو عرب ممالک کے سر پر زبردستی ٹھونس دیا گیا۔ اور "اسرائیل" کے نام سے ایک حکومت بھی ان کی قائم کر کے تسلیم کر لی گئی جس کے نتیجہ میں لاکھوں عرب بادیہ نشین ہو گئے۔ اور رفیوجی بن کر دربدر گھومنے لگے۔ عرب ممالک نے اسرائیل کو تسلیم نہیں کیا اور نہ ہی ہماری گورنمنٹ آف انڈیا نے "اسرائیل" کی حکومت کو تسلیم کیا ہے۔

فرمایا کہ بنی اسرائیل ایک ایسی قوم ہے جو اپنی مدمقابل اقوام کی برائی کو بڑی جلدی قبول کر لیتی ہے اس قوم نے مصری اقوام سے [illegible] سے بچھڑا اور گائے کی پرستش سیکھی تھی اور ہٹلر کے ظلم سے انہوں نے نوآبادیاتی نظریہ سیکھا ہے جس کا خمیازہ بدقسمتی سے آج عرب ممالک بھگت رہے ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ خود ہمارے ملک میں بھی ایسا طبقہ موجود ہے جو صحیح حالات سے ناواقف ہونے کی وجہ سے یہ اعتراض کرتا ہے کہ بیچارے "اسرائیل" کی چھوٹی سی حکومت کو آخر عرب ممالک کیوں تسلیم نہیں کر لیتے یا ہم ہندوستانیوں کا اس سے کیا تعلق ہے۔ آپ نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ اس مسئلہ کا ایک مذہبی پہلو ہے اور ایک سیاسی۔ مذہبی پہلو یہ ہے کہ "حرمین شریفین" کے ممالک عرب میں پائے جانے کی وجہ سے تمام مسلمانوں کے قلبی احساسات مجروح ہوتے ہیں اس سازش کے نتیجہ میں جو عرب ممالک کے خلاف کھڑی کی جاتی ہے اور اس کا سیاسی پہلو یہ ہے کہ ہم صرف انصاف کی بناء پر کہتے ہیں کہ اسرائیل کی حکومت کو تسلیم کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ عرب ممالک میں ۱۹۴۸ء سے قبل صرف ایک لاکھ یا اس سے کم یہودی عرب ممالک میں موجود تھے۔ اور ان لوگوں کو وہاں کوئی الگ حکومت بھی نہ تھی۔ بائیس لاکھ یہودیوں کو باہر سے لا کر بسایا گیا اور پھر ان کی ایک حکومت بھی بنا دی گئی۔ اگر یہودی عرب ممالک میں پہنچ ہی گئے تھے تو وہ قائم شدہ حکومتوں کی وفاداری میں زندگی گزارتے تب کوئی اعتراض کی بات نہ تھی۔ یہ تو ایسا ہی واقعہ ہے کہ جب ہندوستان آزاد ہوا تو پرتگیزوں کی حکومت خود بخود گوا میں کالعدم سمجھی جانے لگی۔ اور گوا کی حکومت کو ختم کر دیا گیا۔ کیونکہ وہ لوگ باہر سے آ کر آباد ہو گئے تھے آزادی کے بعد ان کو رہائش اختیار کرنے کا حق تو دیا گیا۔ لیکن گوا کی الگ حکومت کو تسلیم نہیں کیا گیا یہی صورتِ حال "اسرائیل" کی ناجائز حکومت کی بھی ہے۔

آپ نے فرمایا کہ عرب ممالک میں دجالی فتنوں نے جو فتنہ برپا کر دیا ہے یہ کوئی معمولی واقعہ نہیں ہے اور ہمارے ہم ملکی بھائیوں کو یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے کہ ہمارا اس سے کیا تعلق؟

گاندھی جی نے جب ملک کی آزادی کی تحریک چلائی تو آپ یہ دلیل دیا کرتے تھے کہ اگر ہمارا ملک انگریزوں نے آزاد کر دیا تو اس کا اثر عرب ممالک پر بھی پڑے گا۔ اور انگریزوں کی گرفت عرب ممالک پر بھی کمزور پڑ جائے گی۔ چنانچہ یہ دلیل درست ثابت ہوئی۔ اور ہندوستان کی آزادی کے بعد ایک ایک کر کے عرب اور افریقن ممالک آزاد ہو گئے اور اس دجال قوم کی نوآبادیاتی سسٹم کو بڑا دھکا لگا۔ اب ہم اسی دلیل کو اپنے ہم وطن بھائیوں کے سامنے اس رنگ میں پیش کرتے ہیں کہ اگر دجالی سازش "اسرائیل" کے ذریعہ سے عرب ممالک پر پھر سے چھا گئی تو ہمارے ملک کی آزادی کو بھی اس سے نقصان پہنچنے کا سخت خطرہ پیدا ہو جائے گا۔

آپ کی تقریر نہایت توجہ اور انہماک سے سنی گئی۔ بعدہٗ صدر محترم نے اپنی صدارتی تقریر میں تقاریر پر پسندیدگی کا اظہار کیا۔ اور حاضرین سے اپیل کی کہ وہ ان تقاریر کے دلائل کو دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے پڑھے لکھے غیر احمدی دوست کثیر تعداد میں شریک جلسہ ہوئے۔ ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا باہر برآمدہ میں بھی کافی سامعین موجود تھے بعد کی رپورٹوں سے معلوم ہوا کہ سامعین اجلاس کا بہت اچھا اثر لے کر گئے اور کہا کہ یاجوج ماجوج کے متعلق مسلمانوں میں جو غلط فہمی پائی جاتی تھی وہ دور ہو گئی ہے۔ نیز کالج کے بعض طلباء نے ڈاکٹر صاحب کے دیئے ہوئے دلائل سے بعض غیر مسلموں کو قائل کر دیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

ڈاکٹر صاحب موصوف نے دوران تقریر میں یاجوج ماجوج کی تشریح کے ضمن میں فرمایا کہ احادیث میں یاجوج ماجوج کی دیوار کے متعلق جو اشارہ کیا گیا ہے اور مفسرین نے ان اشارات کو حکایات کا رنگ دے دیا تھا۔ آج اس کی حقیقت بھی ظاہر اور عیاں ہو رہی جبکہ مشرقی اور مغربی جرمنی کے درمیان انہی دو قوموں کی تعمیر کردہ دیوار دکھائی دے رہی ہے۔ اسی طرح حال ہی میں "اسرائیل" کے حملہ کے دوران اخبارات میں آیا ہے کہ یروشلم کی دیوار جو ایک بہت لمبی دیوار تھی اسے گرایا جا رہا ہے۔ ان سب واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ یاجوج ماجوج دو قومیں ہیں ایک طرف امریکن بلاک اور دوسری طرف رشین بلاک۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ آمین

خدام الاحمدیہ کے اعلانات

منظوری قائد۔ مکرم احمد عبد الحمید صاحب کو قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد دکن منظور کیا گیا ہے۔

رپورٹ کارگزاری۔ فارم ماہوار رپورٹ کارگزاری پُر ہو کر مجالس کی طرف سے موصول نہیں ہوئے اور مرکز مقامی مجالس کی کارگزاری سے آگاہ نہیں ہوتا۔ لہذا تمام قائدین مجالس سے گزارش ہے کہ وہ "فارم ماہوار رپورٹ" پر ہر ماہ رپورٹ ارسال فرمایا کریں۔

شعبہ مال۔ چندہ خدام الاحمدیہ کی ادائیگی میں مجالس بہت پیچھے ہیں۔ اکثر مجالس کے تو چندہ خدام الاحمدیہ کی وصولی اور مرکز میں ترسیل کی طرف توجہ ہی نہیں دی۔ اسلئے جملہ قائدین مقامی سے التماس ہے کہ وہ اپنی اپنی مجالس میں شعبہ مال کے کام کی نگرانی کریں۔ تا کہ مرکز مالی لحاظ سے کمزور نہ ہو جائے اور چندہ جات کی ترسیل سے مضبوط رہے۔ (صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان)

تقرر ممبران مجلس وقف جدید

مندرجہ ذیل ممبران مجلس وقف جدید کی تقرری مئی ۱۹۶۷ء تا اپریل ۱۹۶۸ء تک کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے منظور فرمائی ہے۔ (انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان)

(۱) خاکسار مرزا وسیم احمد
(۲) مکرم حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل
(۳) ” ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے
(۴) ” مولوی عبد اللہ صاحب فاضل بیگاڑی
(۵) ” سید اختر احمد صاحب اورینوی پٹنہ
(۶) ” سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب سکندر آباد۔

سوئٹزرلینڈ میں حضور کی مصروفیات

(بقیہ صفحہ نمبر ۲)

۱۵۔ مس ماری کروبانیس (یونانی مسلمان جو مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب کے ذریعہ مسلمان ہوئی) ۱۶۔ ہلال احمد مکی رمز آکش) ۱۷۔ فراڈ رسولا کولب۔ ۱۸۔ مسٹر ڈی۔ آئی کورپی۔ ۱۹۔ فراین غزمیلانی کون (ماہر لسانیات) ۲۰۔ انغر ہیشوایٹ سر۔ ۲۱۔ ہر فرانس شمیڈ اور ان کے والد۔ ۲۲۔ کنزم شتم ۲۳۔ ادریس تسس پنیار۔ ۲۴۔ مسٹر درکاگن لن مداینچارج بلڈنگ فرم) ۲۵۔ مسٹر پیٹر وبیر خاندان وسٹ احمد زبونی زانیخ دسوئس مسلمان ہیں) ڈاکٹر محمد فاضل الجمالی سابق وزیراعظم عراق اور ان کی بیگم صاحبہ۔

ریڈیو اور ٹیلیویژن پر انٹرویو

یہاں کے ریڈیو کی ایک جماعت نے حضور کا انٹرویو لیا جو کہ ریڈیو پر نشر کیا گیا اسی طرح ٹیلی ویژن کے سٹاف نے بھی حضور کا انٹرویو لیا اور اسے ٹیلی ویژن پر دکھایا گیا اور حضور کا پُر نور مسکراتا ہوا چہرہ ٹیلی ویژن کے سکرین پر ہزاروں لوگوں نے دیکھا۔ یہ انٹرویو بے حد کامیاب تھا۔ ٹیلی ویژن کے نمائندے نے حضور کا انٹرویو لیتے ہوئے جب یہ سوال کیا کہ آپ دنیا میں کس طرح غلبہ حاصل کریں گے تو حضور نے فرمایا "دلوں کو فتح کر کے" اس پر نمائندے نے بے ساختہ کہا کہ میں اس جواب کو اپنی رپورٹ میں ضرور شامل کروں گا۔

سوئٹزرلینڈ کے اخبار میں حضور کا ذکر

سوئٹزرلینڈ کے اخبار ٹاگیز آن سائگر نے اپنی اشاعت ۱۲ جولائی ۱۹۶۷ء کو حضور کی تصویر شائع کی جس کے نیچے یہ نوٹ دیا کہ جماعت احمدیہ کے روحانی رہنما امام حضرت مرزا ناصر احمد صاحب جن کی جاذب شخصیت میں دانائی کے آثار نمایاں طور پر جھلکتے ہیں۔

یہی اخبار

"اسلام کی اعلیٰ اور معزز شخصیت امام حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کی زیورک میں آمد"۔

کے زیر عنوان لکھتا ہے:۔

"پیر کو فرینکفورٹ سے اسلام کی ایک معزز ہستی رہنما کے (جن کے) معتقدین ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں) زیورک تشریف لائی۔ یعنی عالمگیر جماعت احمدیہ کے روحانی پیشوا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب (جن کا وطن پاکستان ہے) ہمارے شہر میں وارد ہوئے۔ آپ اپنے سفر میں یورپ کے مختلف اسلامی مشنوں کا معائنہ کریں گے اور ان کی رہنمائی فرمائیں گے۔ یہاں سے آپ ہالینڈ۔ ہمبرگ اور پھر کوپن ہیگن جائیں گے ۲۱ جولائی کو جماعت احمدیہ کی پانچویں یورپین مسجد کا افتتاح ہو رہا ہے۔

جماعت احمدیہ کے امام (عمر ۵۸ سال) ۱۹۶۵ء کو خلیفہ منتخب ہوئے۔ آپ نے اپنے ملک کی یونیورسٹی اور آکسفورڈ سے اعلیٰ تعلیم حاصل کی ہے حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ایک ممتاز عقلمند اور روحانی اقتدار کی مالک ہستی ہیں۔ زیورک مشن کی کامیابی ان کی رہنمائی کی مرہون منت ہے زیورک میں جماعت احمدیہ کے مشن کی بنیاد ۱۹۴۸ء میں رکھی گئی تھی ۱۹۶۳ء میں حکام کی سخت مخالفت کے باوجود مسجد تعمیر ہوگئی اور یہ مسجد یورپ کے وسط میں اسلام کے ایک خاص مشن اور مرکز کی حیثیت اختیار کر گئی ہے اور اسلامی مذہبی تقریبات کے دن ۵۰۰ سے بھی زائد معتقدین اس مسجد میں موجود دیکھے گئے ہیں جو سوئٹزرلینڈ کے کونے کونے سے آئے ہوتے تھے۔

جماعت احمدیہ ٹھوس اسلامی تعلیمات کو پیش کرتی ہے اور ان کی سختی سے پیروی کرتی ہے اس سلسلہ کی بنیاد حضرت مرزا غلام احمد (علیہ السلام) (۱۸۳۵ء تا ۱۹۰۸ء) نے رکھی جنہوں نے مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کیا اس جماعت کی عظمت اور فوقیت اس وجہ سے اور بھی بڑھ جاتی ہے کہ انہوں نے پہلی دفعہ متعدد زبانوں میں قرآن کریم کے نہایت اعلیٰ اور عمدہ تراجم پیش کئے

اس جماعت نے مغربی دنیا میں خالص اسلامی روحانی فضا کو اجاگر کیا ہے

امام حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے جماعت کے ممبروں اور دوستوں کی طرف سے دیئے گئے استقبالیہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلام امن و امان کی فضا قائم کرتا ہے اور صرف دفاعی طور پر طاقت کے استعمال کی اجازت دیتا ہے اور یہ بات سب کے لئے بہت دلچسپ ہے کہ بلا ضرورت اسلام جنگ کو پسند نہیں کرتا۔ آپ نے عربی لفظ جہاد کی تفسیر بیان کی کہ اس کا مطلب کوشش کرنا ہے یعنی دعا اور تدبیر سے کسی مقصد کے حصول کے لئے کوشش کرنا۔ حضور نے حاضرین مجلس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جب آپ نے ایک گھنٹہ صرف کیا ہے اور اسلام کی تعلیمات کو سنا ہے تو یہ بھی گویا ایک جہاد ہے جو آپ نے کیا ہے۔

آخر میں آپ نے فرمایا کہ ہم خدا سے امید رکھتے ہیں کہ دنیا کی بہتری ہو اور انسان جن اچھی طاقتوں کا مالک ہے وہ ہمیشہ اس میں اجاگر رہیں گی۔

حضور نے یہ خواہش ظاہر فرمائی ہے کہ حضور کا سلام تمام دوستوں تک پہنچا دیا جائے اور دوستوں سے دعا کی جائے حضور کا یہ سفر ہر طرح سے کامیابی اور بخیر و خوبی انجام پائے۔

ہر گام پہ ہمراہ رہے نصرت باری
ہر لمحہ و ہر آن۔ خدا حافظ و ناصر

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے سفر یورپ کی عظمت و اہمیت

(بقیہ صفحہ ۸)

ہمارا فرض خدائی نوشتوں سے اس سفر کی عظمت و اہمیت کے معلوم ہو جانے کے بعد ہم پر اور بھی زیادہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ہم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمان مبارک کی تعمیل میں اس سفر کے ہر لحاظ سے مبارک اور کامیاب ہونے کے لئے عاجزانہ اور متضرعانہ دعاؤں میں لگ جائیں تا وہ دل جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے ناآشنا ہیں اور وہ زبانیں جو آج آپ پر طعن کر رہی ہیں وہ دل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے بھر جائیں اور ان زبانوں پر درود جاری ہو جائے اور تمام ملکوں کی فضا نعرہ ہائے تکبیر اور درود سے گونجنے لگے اور وہ فیصلے جو آسمان پر ہو چکے ہیں زمین پر جاری ہو جائیں۔

حضرت مسیح موعود کی پُر شوکت پیشگوئی

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"نئی زمین ہوگی اور نیا آسمان ہوگا۔ اب وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا۔۔۔ عنقریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کند ہوگا جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں ملکوں میں پھیلے گی۔ اس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہیگا اور نہ کوئی مصنوعی خدا۔ اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دیگا نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعد روحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نور اُتارنے سے تب یہ باتیں جو میں کہتا ہوں سمجھ میں آئیں گی"

(الاشتہار مستیقناً بوحی اللہ القہار مورخہ ۱۴ جنوری ۱۸۹۷ء صفحہ ۱ و ۲ تذکرہ طبع دوم صفحہ ۲۹۹)

دعا بالآخر سیدنا المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے الفاظ میں نہایت عاجزانہ دعا ہے کہ ؎

دستِ کوتاہ کو پھر درازی بخش
خاکساروں کو سرفرازی بخش
روح ناتواں سے ہوئی ہے نڈھال
ہم کو پھر نعمت حجازی بخش
بُتِ مغرب ہے ناز پر مائل
اپنے بندوں کو بے نیازی بخش
کفر کی چیرہ دستیوں کو مٹا
دستِ اسلام کو درازی بخش

آمین یا ارحم الراحمین۔ وَ اٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (ریویو)

دہلی میں بیرونی ممالک کے سفارت خانوں میں جماعت کا لٹریچر

از نظارت دعوت و تبلیغ قادیان

جماعت احمدیہ کی طرف سے جو اسلامی لٹریچر شائع کیا جاتا ہے اس کی افادیت بتبھی ہے جب وہ زیادہ سے زیادہ افراد کے ہاتھوں میں پہنچے اس کا زیادہ افراد مطالعہ کریں۔ اور حقیقی اسلام سے آگاہ ہوں اور جماعت احمدیہ کے نقطۂ نگاہ سے انہیں واقفیت ہو جائے۔

اس مقصد کے حصول کے لئے ایک بڑا ذریعہ یہ ہے کہ لائبریریوں اور ادارہ جات میں جماعت کا شائع کردہ لٹریچر رکھوایا جائے۔ چنانچہ گذشتہ سالوں میں نظارت ہذا کی طرف سے احباب جماعت کی خدمت میں یہ تحریک کی گئی تھی کہ وہ نظارت سے تعاون فرمائیں اور اہم کتب ترجمۃ القرآن انگریزی۔ سیرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم۔ اسلامی اصول کی فلاسفی اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام (انگریزی) وغیرہ بیرونی ملکوں کے سفارت خانوں اور ملکی لائبریریوں میں رکھنے کے لئے رقوم ارسال فرمائیں جماعت کے ایک طبقہ نے اس کار خیر میں حصہ لیا اور انہی مخلصین کے تعاون سے نظارت ہذا اس قابل ہوئی کہ وہ بیرونی سفارت خانوں میں لٹریچر رکھوا سکے۔ ایک پروگرام کے تحت سلسلہ کا لٹریچر سفارت خانوں میں رکھوایا نیز زبانی گفتگو کے ذریعہ ان سفارت خانوں کے مختلف عہدیداران تک نہایت عمدگی سے پیغام اسلام پہنچایا۔

تفصیلی رپورٹ

اس سلسلہ میں مکرم مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ دہلی اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں:۔

"آپ کی طرف سے جو لٹریچر سفارت خانوں کے لئے ارسال کیا گیا تھا وہ سفارت خانوں میں دے دیا گیا ہے مکرم سید برکات احمد صاحب دہلوی حال مقیم سوئٹزرلینڈ کے بڑے صاحبزادے عزیزم سید سعد برکات مسلم بی۔ اے کا امتحان دے کر آخر اپریل میں فارغ ہوئے تھے خاکسار نے ان کو سفارت خانوں میں لٹریچر دینے کا پروگرام بتایا تو اس بچے نے بڑی خوشی سے وقت دینا منظور کر لیا اور اس کام کے لئے پورے دو ہفتے میرے پاس قیام کرنا منظور کر لیا۔ سفارت خانوں کی سٹیل تیار کرنے۔ پیکٹ بنانے اور میرے ہمراہ جا کر لٹریچر دینے میں میرے ساتھ تعاون کیا۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

چونکہ اس بچے کی تعلیم انگریزی سکولوں میں ہوئی ہے اس لئے انگریزی زبان لکھنے اور بولنے میں اچھی مہارت ہے۔ اس لئے جن سفارت خانوں میں خاصۃً انگریزی زبان کی ضرورت تھی وہاں انہوں نے کافی مدد کی اور جماعت کا پیغام عمدہ رنگ میں پہنچایا۔ اس کام کی سرانجام دہی کے بعد وہ اپنے والد محترم سید برکات احمد صاحب کے پاس روانہ ہو گئے ہیں۔ بی۔ اے فائنل کا امتحان دے کر وہ گئے ہیں۔ ان کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

تقسیم لٹریچر کے سلسلہ میں پہلے یہ ارادہ تھا کہ ٹیکسی کا انتظام کیا جائے لیکن ٹیکسی پر خرچ ۲۰ اور ۲۵ کے درمیان آتا تھا۔ اس لئے تانگہ سے کام لیا گیا۔ چونکہ پہلے سے سفارت خانوں میں وقت نہیں لیا گیا تھا۔ اور نہ ہی وقت لینا ممکن تھا۔ اس لئے ہر سفارت خانہ میں کافی وقت صرف ہو جاتا تھا۔ اوسطاً ایک دن میں ۵ سفارت خانوں سے زیادہ میں نہیں جا سکے۔

گرمیوں کی وجہ سے جملہ سفارت خانوں میں کام کا وقت ۱/۲ ۷ بجے سے ہے۔ اس لئے ہم سات بجے کے قریب گھر سے نکلتے تھے اور ۲ بجے واپس آتے تھے۔

جماعت کے تعارف کے سلسلہ میں ایک چٹھی ٹائپ کرائی گئی تھی۔ جو لٹریچر سے قبل پیش کر دی جاتی تھی۔ اور اس کے بعد زبانی گفتگو کا سلسلہ جاری ہوتا تھا۔ بعض سفارت خانوں میں تو کافی وقت لگ جاتا تھا۔ کیونکہ متعلق عہدہ دار دلچسپی کا اظہار کرتے اور تفاصیل دریافت کرتے تھے۔

چنانچہ مندرجہ ذیل سفارت خانوں کے نمائندگان نے کافی دلچسپی کا اظہار کیا۔

سیلون۔ انڈونیشیا۔ برما۔ الجیریا۔ سوڈان۔ گھانا۔ افغانستان کویت۔ ترکی۔ یوگنڈا۔ تنزانیہ۔

الحمد للہ کہ اس طرح جماعت احمدیہ کا تعارف ایک وسیع حلقہ میں ہوا۔ بعض سفارت خانوں میں Jesus in India کو وہ دیکھتے ہی پڑھنا شروع کر دیتے۔ اور جب اس پر وہ حیرت کا اظہار کرتے تو ہم Where did Jesus die پیش کر دیتے۔ حتیٰ کہ ایک سفارت خانہ کے فرسٹ سیکرٹری نے ان دونوں کتب کو دیکھ کر اپنے ساتھی کو آواز دی۔ اور کہا Jesus die in Kashmir!۔

جن سفارت خانوں میں لٹریچر پہنچا دیا گیا ان کا تاریخوار گوشوارہ حسب ذیل ہے:۔

تاریخوار گوشوارہ

۲ ۵/۶۷ – رومانیہ۔ یونائیٹڈ عرب ریپبلک۔ برٹش کونسل۔ ملیشیا۔ بلجیم۔

۳ ۵/۶۷ – سیلون۔ انڈونیشیا۔ یوگوسلاویہ۔ ویسٹ جرمن۔ برما۔

۴ ۵/۶۷ – نیپال۔ فلپائن۔ نائیجیریا۔ چائنا۔ اٹلی۔ کیوبا۔

۶ ۵/۶۷ – کونسیا۔ زیکوسلواکیا۔ فرانس۔ ایران۔ اسٹیا۔

۸ ۵/۶۷ – منگولیا۔ الجیریا۔ سوڈان۔ گھانا۔ بلگیریا۔

۹ ۵/۶۷ – افغانستان۔ کیوبا۔ ڈنمارک۔ ہنگری۔ روس۔

۱۰ ۵/۶۷ – عراق۔ کویت۔ سعودی عرب۔ تنزانیہ۔ یوگنڈا۔

۱۱ ۵/۶۷ – لبنان۔ ترکی۔ ویت نام۔ جارڈن۔ چین۔

۱۲ ۵/۶۷ – پولینڈ۔ مراکو۔ جاپان۔ امریکہ۔ کوریا۔

چند ایک سفارتخانے باقی ہیں ان کو بھی جلد لٹریچر دیدیا جائے گا انشاء اللہ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے بہترین نتائج پیدا فرمائے۔ آخر میں ایکبار پھر احباب کے عملی تعاون کا خواستگار ہوں۔ جتنا زیادہ آپ تعاون دیں گے اسی قدر نظارت ہذا اپنی تبلیغی مساعی کو تیز کر سکتی ہے۔ وباللہ التوفیق۔

خاکسار مرزا وسیم احمد ناظر دعوت و تبلیغ قادیان